جنگل میں منگل

ژیلہ ظفر

کسی چیز نے زور سے اُسکے بازو پر کاٹا تھا جس کے باعث اسکی آنکھیں کھلی تھی-وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھا-چاروں طرف گھپ اندھیرا تھا۔

"مجھے کچھ دِکھائی کیوں نہیں دے رہا" اس نے اپنے آپ سے سوال کیا۔

"کہیں میں اندھا تو نہیں ہو گیا؟ نن---نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی، نہیں میرے اللہ یہ نہیں ہو سکتا" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"عون! کیا یہ تم ہو؟" اسکے بلکل ہی پاس سے کسی کی آواز ابھری، سکینڈ کے ہزارویں حصّے میں اس نے آواز پہچانی، یہ آواز عون کے جگری یار بُرہان کی تھی۔

"برہان، کیا تمہیں معلوم ہے کہ---کہ میں اندھا ہو گیا ہوں"

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا؟تم بھی اندھے ہو گئے ہو؟" اسے محسوس ہوا کہ برہان کو جھٹکا لگا ہے

"ہاں، میں بھی-----ایک منٹ---یہ بھی سے تمہاری مراد کیا ہے؟" عون نے حیرت سے پوچھا

"عون میرے بھائی میں بھی اندھا ہو گیا ہوں"

"نہیں، یہ نہیں ہو سکتا ہم دونوں ایک ساتھ کیسے اندھے ہو گئے؟ میرے اللہ یہ کیا ہو گیا" وہ چیخ چیخ کے رو رہا تھا اسکے ساتھ برہان بھی اپنے نابینا ہو جانے کا سوگ منانے لگا۔

"ابے گدھوں چپ ہو جاؤ کوئی بھی اندھا نہیں ہوا ہے"

"باقر کیا تم بھی یہاں ہو؟" برہان نے فوراً باقر کی آواز پہچانی تھی۔

"صرف باقر ہی نہیں میں بھی یہی پر ہوں" یہ چوتھی آواز نائب کی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا تم دونوں جانتے ہو کہ میں اور برہان اندھے ہو گئے ہیں" عون نے کہتے ساتھ ہی ایک بار پھر سے رونا شروع کر دیا۔

"میں نے کہا نہ کوئی بھی اندھا نہیں ہوا ہے اسلئیے ہمیں کچھ دِکھائی نہیں دے رہا کیونکہ کمرے میں اندھیرا ہو رہا ہے" باقر نے ان دونوں کو سمجھایا۔

"ہمیں مطلب تم دونوں کو بھی نہیں دکھ رہا" عون نے پوچھا

"ہاں، ہاں ہمیں بھی کچھ نظر نہیں آرہا"

"برہان دیکھ میرا دوست کتنا بھولا ہے یہ سمجھ رہا ہے کہ کمرے میں اندھیرا ہے اسے سمجھاؤ کہ --- کہ ہم چاروں ہی اندھے ہو گ ئے ہیں" ایک بار پھر سے وہ دونوں رونے لگے۔

"چپ کر جاؤ" باقر زور سے چیخا تو انہیں خاموش ہونا پڑا۔ پھر اس نے جیب سے لائٹر نکالا اور اسے آن کر کے چہرے کہ سامنے کیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ دیکھو میری شکل دِکھ رہی ہے؟" باقر نے پوچھا تو عون نے پہلے غور سے اسکا منہ دیکھا اور پھر جھٹ سے اسکے گال چوم لیے۔

"یہ کیا کر رہا ہے پیچھے ہٹ" وہ گڑبڑا کر دور ہوا اور لائیٹر اسکے ہاتھ سے گر پڑا۔

" برہان دیکھ ہماری آنکھیں واپس آگئیں۔"

"ہاں، آج سے پہلے اس کی شکل کبھی اتنی اچھی نہیں لگی جتنی ابھی لگی ہے" برہان نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا جبکہ باقر کا دل کیا کے وہ اپنا سر پیٹ لے۔

"ویسے ہم یہاں آئے کیسے؟" نائب نے پوچھا تو سب سوچنے لگے۔

موجودہ وقت سے بارہ گھنٹے قبل

شام کے چار بجے رہے تھے جب وہ لوگ آفس سے اکھٹے باہر نکلے تھے اور پارکنگ میں کھڑی گاڑی کی طرف بڑھے تھے آج رات کا ڈنر عون کی طرف تھا اسلئیے وہ سب اسکے

All Rights Reserved by Novels lounge

ساتھ ہی آئے تھے تب ہی باقر کی نظر ڈرائی یور پہ پڑی جس نے منہ پر ڈھاٹا باندھا ہوا تھا

"اس نے منہ کیوں ڈھنکا ہوا ہے؟" باقر نے نائب کے کان میں سرگوشی کیا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ پردہ کرتا ہو" نائب نے اپنی عقل کے مطابق بات کہی

عون سامنے بیٹھ گیا اور باقی تینوں پیچھے ابھی گاڑی سٹارٹ ہوئی تھی کہ اسکے اندر دھواں سا بھرنے لگا اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے وہ لوگ بیہوش ہو گئے۔

"اسکا مطلب ہم اغوا ہو گ ئے ہیں" نائب نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"اچھا کیا ہمیں بتا دیا ورنہ ہمیں ساری زندگی معلوم ہی نہ ہو پاتا" باقر نے بھی اتنی ہی سنجیدگی سے کہا

"ویسے یار بڑا ہی کوئی اناڑی اغوا کار ہے جس نے ہمارے ہاتھ پاؤ ں ہی نہیں باندھے" برہان نے کہا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اور یہ دیکھو میرا موبائی ل بھی میرے پاس ہی ہے" نائی ب نے کہا جسے اپنا موبائل مل گیا تھا۔

"میرا موبائل بھی مل گیا" عون نے اپنی جیب سے اپنا موبائل نکالتے ہوئے کہا، باقی دونوں کو بھی اپنا موبائل مل گیا تھا۔

"اب موبائل مل گیا ہے تو ٹارچ بھی آن کرلو"

"وہ تو میں آن کرلونگا مگر یہی بات تم نارمل طریقے سے بھی کہہ سکتے تھے باقر لڑکیوں کی آواز نکالنے کی کیا ضرورت تھی" عون نے کہا تو باقر اچھل پڑا۔

"ہیں---پاگل تو نہیں ہوگ ئے میں کیوں لڑکی کی آواز نکالونگا بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ یہ حرکت اس بجلی کے بحران کی ہے" اسکا اشارہ برہان عرف بجلی کے بحران کی طرف تھا

"نہیں بھئی میں تو خود حیران ہوں کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے"

All Rights Reserved by Novels lounge

"اگر تم نے بھی نہیں نکالی تو پھر کس نے نکالی" کم از کم نائب سے تو یہ امید نہیں تھی

"میں لڑکی ہوں تبھی تو لڑکیوں کی آواز نکالی ہے نہ" کمرے میں ایک لمحے کو سناٹا چھا گیا پھر اگلے ہی لمحے کمرہ انکی مشترکہ چیخوں سے گونج اٹھا۔

"چڑیل چڑیل، بچاؤ بچاؤ یہاں پر چڑیل ہے" وہ چاروں چڑیل، چڑیل کا دلسوز نعرہ لگاتے ہوئے ایک دوسرے سے چپک گئے۔

"ارے میں چڑیل نہیں ہوں" وہ گھبرا گئی۔

"امی، بچاؤ یہاں چڑیل ہے"

"چپ کرؤ" وہ زور سے چیخی تو انہیں چپ ہونا پڑا

"اگر تم چڑیل نہیں ہو تو ہمیں دکھائی کیوں نہیں دے رہی" یہ عقلمندانہ سوال (مطلب بیوقوفانہ سوال) نائب کا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس اندھیرے میں اپنی شکل نہیں دیکھ سکتے میری کیا دیکھو گے؟اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ ٹارچ آن کرو"

باقر نے موبائل کا ٹارچ آن کر کے اسے سکرین کے بل رکھا تو کمرے میں اچھی خاصی روشنی پھیل گئی-وہ ایک چکور کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ وہ چاروں لگے بیٹھے تھے اور انکی بلکل سامنے والی دیوار کے ساتھ کرسی پر رسّیوں سے جکڑی ایک لڑکی بیٹھی تھی

"اب یہاں وہاں کیا دیکھ رہے ہو؟میری رسیاں کھولو"

"جا باقر جا کر اسکی رسیاں کھول دے"برہان نے کہا

"نہیں مم---میں نہیں جا رہا مجھے ڈر لگ رہا ہے"

"ابے تجھے کھا تھوڑی جائے گی"برہان کے کہنے پر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دو قدم چل کر واپس بیٹھ گیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"آخر مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ؟"لڑکی جھنجھلائی

"اگر میں نے تمہارے ہاتھ کھول دیئے اور تم میرا ہی خون پی گئی تو؟ پہلے تم ثابت کرو کہ تم انسان ہو پھر ہی تمہارے ہاتھ کھولوں گا" باقر کی بات سن کر لڑکی کا دماغ گھوم گیا۔

"ذلیل کمینے انسان"

"جاؤ اسکے ہاتھ کھول دو"عون نے کہا- ثابت ہو چکا تھا کہ وہ انسان ہی ہے

باقر نے لڑکی کے ہاتھ کھول دیئے تو وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑی ہو گئی

"اب کھڑے کیوں ہو دروازہ توڑو اور یہاں سے بھاگو"لڑکی نے کہا تو وہ چاروں حکم کی تعمیل میں دروازے کی جانب بڑھ گئے۔

وہ ایک عالیشان کمرہ تھا جسکے عین وسط میں ایک شاہی کرسی رکھی تھی جس پر پچاس برس کے لگ بھگ ایک شخص بیٹھا تھا اور اس نے کالے شلوار کرتے پر کالے ہی رنگ

All Rights Reserved by Novels lounge

کی سینڈل پہن رکھی تھی، اسکے بال گرے اور سفید رنگ کے تھے اور ہاتھوں میں بیک وقت کئی انگھوٹھیاں پہن رکھی تھی، چھت پہ لٹکا فانوس اور دیواروں پہ لگی پینٹنگز کمرے کی شان میں اضافہ کررہی تھی، کرسی کے دائیں بائیں دو گن مین کھڑے تھے

جنکہ کرسی کے سامنے دو افراد مزید کھڑے تھے۔

جن میں سے ایک شخص اتنا لمبا تھا کہ وہ ختم کہاں ہو رہا تھا یہ اندازہ لگانا مشکل تھا، جبکہ دوسرا شخص انتہائی دبلا پتلا تھا۔

"ہاں شیدے بتاؤ کیا خبر ہے وہ لڑکے کہاں ہے" کرسی بیٹھے شخص نے دبلے پتلے شخص کو مخاطب کیا۔

"باس وہ لوگ بیہوش ہیں، میں نے انکو جنگل والے ہٹ میں بند کیا ہے" شیدے نے کہا

"شاباش شیدے مجھے تم سے یہی امید تھی" باس کی تعریف کرنے پر وہ خوشی سے پھولے نہیں سمارہا تھا۔

https://www.NovelsLounge.com//
All Rights Reserved by Novels lounge

"تم نے انکو اچھی طرح باندھ تو دیا تھانہ"

"انہیں باندھنا بھی تھا کیا؟"شیدے نے سر کھجایا۔

"کیا مطلب ؟تم نے انہیں باندھا نہیں"

"نن۔۔۔نہیں"

"شیدیے مجھے تم سے اسی نالائقی کی امید تھی"باس دھڑا۔

"جاؤ جا کر انہیں رسیوں سے باندھو اور۔۔پہلے مجھے انکے موبائل دے جاؤ"

"میرے پاس نہیں ہے"

"پھر کس کے پاس ہے؟"

"جن کے موبائل ہیں انہیں کے پاس ہے"

"کیوں؟"

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں نے سوچا کہ وہ بیچارے اکیلے کمرے میں کیا کریں گے اس لیے انکا موبائل انہی کے پاس چھوڑ آیا تاکہ وہ لوگ بور نہ ہو"شیدے کے اطمینان سے کہنے پہ باس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ابھی کے ابھی"

"پر کیوں باس؟"

"خان لے جاؤ اسے یہاں سے"باس نے لمبے قد والے شخص جسکا نام خان تھا کہا تو وہ شیدے کو وہاں سے لے گیا۔

"تم دونوں جاؤ جا کر انہیں اچھے سے باندھو اور انکے موبائل بھی میرے پاس لے آؤ جلدی"باس نے اپنے اِرد گرد کھڑے گن مین کو کہا تو وہ دونوں فوراً حکم کی تعمیل میں باہر بھاگے۔خان شیدے کو باہر چھوڑ کر باس کے پاس واپس آچکا تھا اور اسے ٹھنڈا رکھنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ باہر کھڑا شیدا یہ سوچ رہا تھا کہ ابھی تو باس کو یہ نہیں معلوم کہ اس نے ہٹ کے دروازے کو باہر سے تالا بھی نہیں ڈالا

All Rights Reserved by Novels lounge

"سر میں اور فضا سامنے والے کھیت دیکھ آئے؟" رشانے پروفیسر سے پوچھا جو کہ چند اسٹوڈنٹز کو سامنے نظر آتے پہاڑوں کے متعلق بتا رہے تھے۔

"ٹھیک ہے پر جلدی واپس آنا کیونکہ اگلے ایک گھنٹے تک ہم یہاں سے نکل جائے گے" سر نے اپنی رِسٹ واچ دیکھتے ہوئے اسے اجازت کے ساتھ ہی ہدایت بھی دے دی تھی۔

"اوکے سر" رشانے فضا کا ہاتھ پکڑا اور کھیتوں کی جانب چل پڑی۔ آج انکا آخری دن تھا ٹِرپ کا اور وہ ہر حال میں کھیت دیکھنا چاہتی تھی۔

"چلو رشا واپس چلتے ہیں"

"ہیں؟ پاگل تو نہیں ہو گئ ہو ابھی تو پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے" رشانے اسے گھورا

"دیکھو یار ہمیں تو یہاں کے راستے بھی نہیں پتا، ہمیں زیادہ دور نہیں جانا چاہیے" رشا نے کوئی جواب نہیں دیا بس آگے ہی آگے چلتی رہی وہ جن راستوں سے گزر رہی تھی اسکے دونوں جانب کھیت ہی کھیت تھے وہ مسحور سی یہ سب دیکھ رہی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"رشنا یہاں سے تو کوچ نظر آ رہی ہے اگر زیادہ آگے گئے تو وہ بھی نہیں دکھے گی اگر ہم بھٹک گئے تو؟" اس نے رشنا کو ڈرنا چاہا پر اس پہ کوئی اثر ہی نہ ہوا۔

"رشنا تم سے بات کر رہی ہوں" فضا غصے سے بولی۔

"تمہیں اگر اتنا ہی ڈر لگ رہا ہے تو واپس چلی جاؤ میں تو ابھی نہیں جا رہی"

"ٹھیک ہے" فضا واپس مڑ گئی۔

رشنا کو اسکی حرکت پر بہت غصہ آیا پر وہ اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے خاموش رہی ویسے بھی کھیتوں کی سیر کرنے کا اتنا اچھا موقعہ کہاں ملتا دوبارہ۔

وہ آگے ہی آگے بڑھتی جا رہی تھی، موسم، وادی، کھیت کھلیان سب اسے مبہوت کر رہے تھے وہ سحر زدہ سی یہ سب دیکھ رہی تھی۔

قدرت کے ان مناظر میں وہ ایسا محو ہوئی کہ اسے وقت کا ہوش ہی نہ رہا۔ دھیان تو تب آیا جب نظریں بلا ارادہ ہی رسٹ واچ پہ پڑ گئی اور اسکے چودہ طبق روشن ہو

All Rights Reserved by Novels lounge

گ ئے۔وہ پونے گھنٹے سے وہاں تھی جبکہ سر نے کہا بھی تھا کہ بس ایک گھنٹے میں نکل جائیگی مطلب اسکے پاس بس پندرہ منٹ تھے۔اس نے آؤ دکھانہ تاؤ اور دوڑ لگادی لیکن آگے جاکے اسے رکنا پڑا کیونکہ آگے کھیتوں کے درمیان میں دو راستے تھے ایک دائیں جانب مڑتا تھا اور دوسرا بائیں جانب

"میں کونسے راستے سے آئی تھی؟" پانچ منٹ تو اس نے یہی سوچنے میں گزار دیے۔

"ہر کام سیدھی طرف سے شروع کرنا چاہیے" اتنا کہتے ہی اس نے دائیں راستے کی طرف دوڑ لگادی تھوڑی دور جاکے اسے احساس ہوا کہ قسمت سے وہ صحیح راستے پر آگئی ہے اب اسکے پاس بس چار منٹ تھے۔اس نے پوری قوت سے دوڑنا شروع کر دیا۔اب اسے کوچ نظر آرہی تھی مگر بدقسمتی کی بات یہ تھی کہ وہ اسٹارٹ ہوچکی تھی۔

"اوہ نو۔۔۔رک جاؤ" اس نے پیچھے سے آواز دی پر بس چل پڑی تھی۔وہ بھاگتے بھاگتے اسی جگہ آگ ئی جہاں پر ابھی ابھی بس کھڑی تھی اور آس پاس کیمپ لگے تھے

All Rights Reserved by Novels lounge

پر اب وہاں کچھ نہ تھا نہ بس نہ کیمپ۔ بس اتنی آگے جا چکی تھے کہ اب اسکا دھواں بھی نہیں دکھ رہا تھا۔

"اب کیا ہو گا؟ میرا موبائی ل تو میرے بیگ میں تھا اور وہ تو بس میں ہی رہ گیا" رشنا نے پریشانی سے سوچا اسکا دل ڈوب رہا تھا۔

"اگر یہ دروازہ اتنا پرانا ہے تو پھر کھل کیوں نہیں رہا؟" عون نے پوچھا وہ ایک پرانا سا دروازہ تھا جسکے دو پٹ تھے دونوں پٹ کو ساتھ ملا کر کنڈی لگائی جاتی تھی ایک کنڈی اندر تھی ایک باہر کی جانب تھی۔

"تم لوگ باہر کی جانب دھکا دے رہے ہو کیا پتا دروازہ اندر کی طرف کھلتا ہو" نائی ب نے اپنی عقل کے مطابق بات کہی۔

"ہم اسے توڑ رہے ہیں اور دروازہ توڑتے ہوئے یہ نہیں دیکھتے کہ یہ کس طرف کھلتا ہے" باقر نے کہا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"لیکن پھر بھی ایک بار کوشش تو کرو" وہ بضد تھا

باقر نے غصے سے دروازے کو دو تین بار اندر کی طرف کھینچا پر وہ نہیں کھلا

"کیا ہوا کھلا دروازہ؟ ہاں؟" باقر نے دروازے کو پھر سے جھٹکا دیا تو وہ کھل گیا

"یہ تو کھل گیا" سب حیرت سے اسے دروازے کو دیکھ رہے تھے

"لگتا ہے دروازے کو تالا نہیں لگایا گیا ہے" برہان نے دروازے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

"دروازے کی تفتیش کرنے کے بجائے یہاں سے بھاگو" لڑکی نے سخت کوفت سے کہا

"ہماری خیر ہے پر تم کہاں جاؤ گی؟" باقر نے پوچھا

"کیا مطلب کہاں جاؤنگی جہاں تم سب جاوگے وہیں"

"ہم تو تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جا رہے بلکہ تم یہیں رکو ہم دروازہ باہر سے بند کر دیتے ہیں" نائب نے مزے کہا تو لڑکی کی شکل رونے والی ہو گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں تو تمہاری بہنوں جیسی ہوں تم ایسا کرو گے میرے ساتھ ؟ کیسے بھائی ہو تم ؟" اس نے جذباتی بلیک میلنگ کی اور وہ واقعی میں جذباتی ہو گیا۔

"نہیں میری بہن تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہیں اکیلا چھوڑ جاؤ نگا، فکر نہ کرو بہن تمہارا بھائی ابھی زندہ ہے" اس نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا

وہ پانچوں ہٹ سے باہر آئے تو پتا چلا کہ جس جگہ وہ بند تھے وہ ایک مٹی کا چکور ہٹ تھا جسکے چاروں جانب درخت ہی درخت تھے اور اتنی زیادہ تعداد میں تھے کہ ہر طرف وہیں نظر آتے تھے۔

"لگتا ہے ہم کسے جنگل میں ہیں"

"ہمیں کس طرف سے نکلنا چاہیے ؟" عون نے پوچھا

"اللہ کا نام لے کر کہیں سے بھی نکلتے ہیں" باقر نے کہا اور آگے کی جانب قدم بڑھا دیے

All Rights Reserved by Novels lounge

"رکو کہاں بھاگ رہے ہو؟" خان پیچھے سے چلایا

"بھاگو عون نے کہا اور سب نے دوڑ لگادی

"جا کر پکڑو انہیں،۔۔ جلدی" خان نے گن مین کو کہا۔باس اور شیدا ابھی وہیں آ گئے

"یہ لوگ کہاں گئے؟" باس نے پوچھا

"بھاگ گئے"

"کیسے؟؟" وہ چیخا "شیدے تم نے دروازے پہ تالا لگایا تھا نہ؟" اس نے جلدی سے شیدے سے پوچھا

"نہیں"

"کیوں؟" باس اور خان ایک ساتھ چلّائے

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ۔۔۔یاد ہے پچھلی بار میں نے آپکا کمرہ لاک کر کے چابی گم کر دی تھی پھر لاک کھلوانے کے لیے چابی میکر کتنی مشکل سے ملا تھا بس اسی مشکل سے بچنے کے ل ئے میں نے تالا نہیں لگایا" اس نے اطمینان سے اپنے تالا نہ لگانے کی وجہ بتائی۔

"نکمے نالائق دفعہ ہو جاؤ یہاں سے فوراً۔۔۔دفعہ ہو جاؤ" باس دل پہ ہاتھ رکھے چلا رہا تھا۔

"باس آپ فکر نہیں کریں اس جنگل کے راستے بہت مشکل ہے وہ یہاں سے کہیں نہیں جاسکتے" خان نے اسے تسلی دی اور اسے کندھوں سے تھام کر گاڑی کے پاس لے جانے لگا لیکن وہ پلٹ کے شیدا کے پاس آیا

"تم غور سے میری بات سنو آج کے بات کوئی بھی کام مجھ سے پوچھے بنا نہیں کرو گے، سمجھ گئے کوئی کام مجھ سے پوچھے بغیر نہیں کرو گے" باس دھاڑا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ اندھیرے میں آہستہ آہستہ قدم بڑھا رہی تھے جو کھیت دن کی روشنی میں خوبصورت لگ رہے تھے وہ رات کے تاریکی میں خوفناک لگ رہے تھے۔ وہ دل ہی دل میں دعائیں پڑھتی کوئی محفوظ جگہ تلاش کر رہی تھی جبھی اسے محسوس ہوا کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے اس نے مڑ کر دیکھا تو دو ہیولے اپنی جانب بڑھتے دکھائی دیے۔ اس نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کر دی تو پیچھے آنے والوں نے بھی اپنی رفتار بڑھا دی۔ اب تو اسے پکا یقین ہو گیا تھا کہ وہ دونوں اسکا ہی پیچھا کر رہے ہیں۔ اس نے بھاگنا شروع کر دیا آگے جا کے اسے رکنا پڑا کیونکہ گاؤں ختم ہو چکا تھا اور سامنے سے جنگل شروع ہو رہا تھا گہرا اور تاریک جنگل

"جہاں پر گاؤں کا اختتام ہوتا ہے وہاں سے جنگل شروع ہوتا ہے اس جنگل میں شیر اور چیتے تو نہیں پر بھیڑیے، ریچھ اور مگرمچھ جیسے خوفناک جانور ضرور موجود ہیں" اسکے کانوں میں اپنے گائیڈ کی آواز گونجی۔ اس نے تھوک نگلا آگے جنگل تھا پیچھے وہ دونوں مطلب آگے کنواں پیچھے کھائی۔

اس نے جنگل کی جانب دوڑ لگا دی۔ پیچھے آتے دونوں شخص رک گئے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ تو بھاگ گ ئی۔ اب کیا کریں؟" ایک نے دوسرے سے پوچھا

"یہیں بیٹھ کر اسکا انتظار کرتے ہیں اس نے کہا۔ ان دونوں نے مزید ایک گھنٹے وہیں انتظار کیا جب وہ نہیں آئی تو وہ لوگ چلے گ ئے

"صاحب آپ لوگ جس لڑکی کو تلاش کر رہے ہیں وہ ہمیں ملی تھی ہم نے اسے روکنے کی کوشش کی پر وہ جنگل کی طرف بھاگ گئی" ان میں سے ایک شخص نے پروفیسر سے کہا

"اب کیا ہو گا وہ جنگل تو بہت خطرناک ہے" وہ پریشان ہو گئے

دراصل بس کے چلنے کے بیس منٹ بعد فضا کو احساس ہوا کہ رشنا بس میں نہیں ہے تو اس نے شور مچا دیا۔ سر نے گاڑی واپس مڑوالی اور وہیں لے آئے جہاں سے چلے تھے مگر وہ انہیں نہ ملی تو ان لوگوں نے اسکی تلاش شروع کر دی یہاں تک کہ گاؤں والوں کو بھی کہہ دیا کہ کوئی اطلاع ملے تو فوراًبتائیں۔ یہ دونوں آدمی کھیتوں سے کام کر کے واپس آرہیں جب انہوں نے اسے دیکھا وہ اسے رکنا چاہتے تھے پر وہ بھاگ گئی،

All Rights Reserved by Novels lounge

ادھر کالج میں والدین پہلے ہی سراپا احتجاج تھے کہ وقت گزر جانے کے بعد بھی انکے بچے واپس کیوں نہیں آئے اب جب انہیں پتہ چلا کہ ایک لڑکی لاپتہ ہو گئی ہے تو وہ مزید مشتعل ہو گئے اور اس سے پہلے کہ بات میڈیا تک پہنچتی کالج پرنسپل نے واپس آنے کا کہہ دیا۔ پروفیسر نے ایک دن کا وقت مانگا کہ وہ رشنا کو ڈھونڈ لیں گیں مگر انہوں نے سختی سے منع کر دیا کہ ایک لڑکی کی خاطر وہ کالج کی ساکھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے لہٰذا انہیں نہ چاہتے ہو بھی واپس جانا پڑا۔

"بس کر دے عون وہ نہیں آرہے ہیں ہمارے پیچھے" باقر نے اسے لتاڑا جو پچھلے آدھے گھنٹے میں ایک سو پچیس مرتبہ پیچھے مڑ کہ دیکھ چکا تھا۔

"کیا کروں یار مجھے تسلی نہیں ہو رہی بے چارگی سے کہتے ہوئے اس نے ایک سو چھبیسویں مرتبہ پیچھے دیکھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تسلی کا تو پتہ نہیں پر اس مستقل مشقت سے تیری گردن ضرور ٹوٹ جائیگی" برہان نے اسکی گردن پکڑ کہ سیدھی کرتے ہوئے کہہ مبادا کہیں اسکی گردن سچ میں ہی نہ نیچے گر جائے

"یہیں بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ مجھ سے اب چلا نہیں جا رہا" اس لڑکی نے کہہ کر ایک درخت سے ٹیک لگا لی اور وہیں بیٹھ گئی۔

"ہاں یار میں بھی تھک گیا ہوں" نائب نے بھی اپنی منہ بولی بہن کی تائید کی اور سب آس پاس کے درختوں سے ٹیک لگا کر ایک دائی رے کی صورت میں بیٹھ گئے۔

"تم نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا" باقر نے انتہائی شرافت سے لڑکی سے پوچھا

"میرا نام دعا ہے بی.بی.اے کی اسٹوڈنٹ ہوں۔ میرے فادر عفان صدیقی شہر کے سب سے بڑی کاسمیٹکس کمپنی کے اونر ہیں" اس نے اپنا تعارف کرایا تو وہ لوگ حیرت کی زیادتی سے کنگ ہو گئے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم عفان انکل کی بیٹی ہو۔ وہ تو میرے پاپا کے فرینڈ ہیں" سب سے پہلے باقر ہی سکتے سے باہر آیا۔

"اچھا۔ کیا کرتے ہو تم" اس نے پوچھا

"میری کمپنی گاڑیوں کے سپئیر پارٹز کی ڈیلینگ کرتی ہے پہلے یہ بزنس میرے پاپا کا تھا پھر انہوں نے میرے ہینڈ اوور کر دیا۔ یہ تینوں میرے بچپن کے دوست ہیں اور میرے ساتھ پارٹنر شپ پہ بزنس کر رہے ہیں" باقر نے اپنا تفصیلی تعارف دیا

"اب میری باری۔۔۔ میرے بابا ڈی آئی جی ہیں اور ماما سوشیل ورکر میرا ایک ہی بھائی ہے اور بہن کوئی ہے نہیں اور۔۔۔۔۔"

"کیوں کیوں ؟، یہ ہے نہ تمہاری بہن" عون نے اسکی بات کاٹتے ہوئے دعا کی طرف اشارہ کیا

"ابھی تمہارا تعارف کرواؤں ؟" نائب کو اسکا بولنا بلکل نہ بھایا

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں بتاتا ہوں۔ عون کو ناں بھولنے کی بیماری ہے کبھی کبھار تو یہ اپنا نام بھی بھول جاتا ہے۔ اور یہ چشمہ جو اس نے پہن رکھا ہے یہ اس کے پاس کلاس لیٹھ سے ہے نہ یہ چشمہ اسے چھوڑتا ہے نہ یہ اس چشمے کو" برہان سے اپنا تعارف سن کر اس نے اپنا منہ بنا لیا جبکہ دعا ہنس دی۔

"تمہارے پیرینٹس کیا کرتے ہیں؟" اس نے برہان سے پوچھا تو وہ ایک لمحے کو خاموش ہو گیا

:میرے پیرینٹس کی ڈیتھ ہو چکی ہے اور میں اپنی دادی کے ساتھ رہتا ہوں" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسکے والد زمیندار تھے ایک ایکسیڈینٹ میں وہ اپنی بیوی کے ساتھ چل بسے تھے۔ لیکن وہ اپنے پیچھے بہت سی جائیداد چھوڑ گئے تھے جو اسکی دادی نے اسکے لیے سیو کر رکھی تھی بعد میں وہی اس نے بزنس میں انویسٹ کر دی تھی

:میں بھی کچھ بولوں؟ میرے امی ابو بڑی بہن اور بہنوئی چاروں ڈاکٹر ہیں اور انکا اپنا ہسپتال ہے جہاں ملک کے نامور ڈاکٹرز۔۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"ملک کے نامور ڈاکٹرز کام کرتے ہیں اور پھر بھی بیچارے اسکے دماغی مرض کا علاج نہ کرا سکے" عون مزے سے اپنا تعارف کرا رہا تھا جب نائب نے اسکی بات کاٹ کر اپنا بدلہ لیا تو وہ منہ بسور کہ بیٹھ گیا۔

"تمہارے گھر میں سبھی ڈاکٹر ہیں تو پھر تم اس فیلڈ میں کیوں نہیں آئے؟" دعا نے سوال کیا

"وہ دراصل میں اپنے گھر میں۔۔۔۔"

"یہ اپنے گھر میں واحد غیر انسانی مخلوق پیدا ہو گیا ہے" ایک مرتبہ پھر باقر کی جانب سے اسکی بات اچک لی گئی تھی اب تو اس نے بہت ہی بڑا سا منہ پھولا لیا تھا۔ دعا انکی نوک جھونک سے محفوظ ہو رہی تھی بس ایک بار عون نے نائب کی بات کاٹی تھی اب کوئی بھی اسے بات مکمل کرنے نہیں دے رہا تھا۔ وہ لوگ ہنسی مذاق کر رہے تھے اس بات سے انجان کہ پیچھے جھاڑیوں میں سے کوئی چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے انہی کو دیکھ رہا ہے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

\-------------

ہر سو سناٹے چھایا ہوا تھا لیکن چاند کی چودہ تاریخ نے اچھی خاصی روشنی پھیلا رکھی تھی

ایسے میں وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔ دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔ زندگی میں ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا اس نے سوچا بھی نہ تھا۔

"مجھے کہیں بیٹھ جانا چاہیے صبح پھر سے سفر شروع کرونگی" اسکی ٹانگوں نے چلنے سے انکار کر دیا تھا اس لیے اس نے بیٹھنے کا سوچا تبھی اسے اپنے گائیڈ کی بات یاد آئی

"اس جنگل میں بھیڑیے اور ریچھ جیسے خطرناک جانور موجود ہیں"

"میرے خیال سے مجھے کسی درخت پر بیٹھ جانا چاہیے" اس نے آس پاس کے درخت دیکھنے شروع کر دیا۔ اس نے بیٹھنے کے لیے ایک بہت ہی مضبوط درخت چنا اور اس پر چڑھنا شروع کر دیا۔ بیٹھنے کے لیے اس نے ایک موٹی اور مضبوط ٹھنی چنی اور درخت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی۔ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ کسی نے اسکا بازو پکڑ کہ کھنچا وہ گرتے گرتے بچی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کون ہے یہاں ؟" اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا پر کوئی جواب نہ آیا

"وہم ہو گا میرا" نہیں وہ وہم نہیں تھا کیونکہ اب کی بار کوئی اسکے پیروں پر چڑھ کے بیٹھ گیا تھا۔ اس نے ہڑبڑا کر سامنے دیکھا تو اسکی چیخ نکل گ ئی۔ وہ ایک چھوٹا سا بندر کا بچہ تھا جو اسکی ٹانگوں پر چڑھ کہ بیٹھ گیا تھا۔

"اے، ہٹو یہاں سے۔۔۔۔۔ ہش۔۔۔" اس نے ہاتھ بڑھا کہ بندر کو ہٹانے کی کوشش کی پر اس شرارتی بندر نے رشنا کا ہاتھ ہی پکڑ لیا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ" اس نے اپنا ہاتھ چھوڑانا چاہا پر وہ شرارت پہ تلا بیٹھا تھا اب وہ اسکے کندھے اور وہاں سے اسکے سر پر چڑھ کہ بیٹھ گیا تھا

"کیا بد تمیزی ہے کیوں تنگ کر رہے ہو مجھے ؟" رشنا نے بندر کو دونوں ہاتھوں سے قابو کرنا چاہا پر اسے تو کچھ نہیں ہوا لیکن آس پاس کی ٹہنیاں بری طرح ہل گ ئی تھی اور ان پہ الٹے لٹکے چمگادڑوں نیند خراب ہو گ ئی تھی اب بندر کے ساتھ ساتھ وہ بھی رشنا کے سر کا چکر کاٹنے لگی تھیں

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ ہو کیا رہا ہے میرے ساتھ؟" اسے رونا آنے لگا تھا۔ بڑی مشکل سے اس نے بندر کو قابو کیا اور اسے اپنے سامنے پٹخ دیا اور ساتھ ہی دو اسے تھپڑ بھی رسید کر دیئے۔ یہ دیکھ کر سامنے والی ٹہنی میں بیٹھی بندر کی ماں چیخ پڑی اس سے پہلے کہ وہ بھی رشنا پہ حملہ آور ہوتی اس نے درخت سے اتر جانے میں ہی عافیت جانی۔ درخت سے اتر کر سب سے پہلے اس نے بندر کی ماں کو منہ چڑایا اور بھاگ گئی۔ بھاگتے بھاگتے وہ اتنے آگے آگئی کہ درخت اور بندر دونوں پیچھے رہ گئے۔

"اس طرح دوڑتی رہیں تو تھک جاؤ نگی" اس نے سوچا اور ایک جگہ رک کر ہانپنے لگی۔ تب ہی اسکی نظر سامنے پتھر کے ایک ٹیلے پہ پڑی وہ اسی پہ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

"کون سا بھیڑیے ابھی جاگ رہیں ہونگے" اس نے خود کو تسلی دی۔ اسے محسوس ہوا جیسے پتھر ہل رہا ہو اور تھوڑا نرم بھی ہو لیکن نیند نے اسے زیادہ سوچنے کی مہلت نہ دی اور وہ سو گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" وہ بہت دیر سے بے چینی سے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا آخر خان نے اس سے پوچھ ہی لیا۔

"میں باس کے لئے بہت اہم خبر لایا ہوں" شیدے نے جلدی سے کہا

"اچھا کیا خبر ہے؟ ہے بلکہ رہنے دہ کوئی بے کار کام ہی کیا ہو گا تم نے" خان نے استہزایہ انداز میں کہا تو اس نے غصے سے منہ موڑ لیا۔ تھوڑی دیر میں باس بھی ناشتے کی ٹیبل پر آ گیا

"باس میں ایک زبردست خبر لایا ہوں آپ کے لیے" اس نے باس کے آتے ہی کہا

"مجھے نہیں سننی کوئی خبر" باس نے ناشتہ شروع کر دیا

"کل رات وہ پانچوں مجھے جنگل میں مل گئے" منع کرنے کے باوجود اس نے خبر سنا ہی دی۔ باس کے ہاتھ سے نوالہ چھوٹ گیا۔

"کیا؟ تم سچ کہہ رہے ہو؟"

https://www.NovelsLounge.com//
All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں میں رات میں انہیں ڈھونڈنے نکلا تھا تب میں نے انہیں جنگل میں ایک ساتھ بیٹھے دیکھا تھا"

"شاباش شیدے شاباش، تم نے انہیں پکڑ لیا ناں"

"نہیں"

"کیوں؟" باس اور خان ایک ساتھ چلائے

"بھول گ ئے کل آپ ہی نے کہا تھا کہ کوئی بھی کام مجھ سے پوچھے بنا مت کرنا، بس اسی لیے آپکے جاگنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اب آپ اجازت دیں گے تو جا کر انہیں پکڑونگا" اس نے اطمینان سے کہا تو باس کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے فوراً۔۔۔جاؤ" باس دھاڑا

All Rights Reserved by Novels lounge

"پر مجھے بتائیں تو کہ میں انہیں پکڑوں یا نہیں "شیدے نے معصومیت سے کہا تو باس نے اسے مارنے کے لیے پلیٹ اٹھالی وہ تو بھلا ہو خاں کا جس نے ان کے ہاتھ سے فوراً پلیٹ لے لی۔

"دور جاؤ میری نظروں سے "باس پھر سے چلایا تو اس نے باہر بھاگنے میں ہی عافیت جانی لیکن اسے معلوم ہی نہ تھا کہ اسکا قصور کیا ہے۔ہائے بے چارہ شیدا۔

صبح اسکی آنکھ کھلی تو اس نے زور سے انگڑائی لی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب مجھے کہاں سے نکلنا چاہیے ؟"یہاں وہاں دیکھتے اس نے خود سے سوال کیا تب ہی اسکی نظر ٹیلے پر پڑ گئی اور اسکی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی کیونکہ اگر وہ چیخ پڑتی تو وہ ضرور اٹھ جاتا جو سامنے پڑا سو رہا تھا۔

دراصل جسکو وہ ٹیلا سمجھ کر ساری رات سوتی رہی تھی وہ ایک ریچھ تھا اور حیرت کی بات یہ کہ ریچھ کو بھی پتا نہ چلا کہ کوئی اس پہ ساری رات مزے سو تا رہا ہے

All Rights Reserved by Novels lounge

"کہیں یہ مرا ہوا تو نہیں؟" اس نے جھک کر اسے دیکھا۔ ریچھ کی گردن پر زخم کا لگا ہوا تھا مطلب وہ زخمی تھا۔ اسی وقت ریچھ نے اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا اور بس رشنا نے وہیں سے دوڑ لگا دی۔ وہ بھاگتی چلی گ ئی آگے ایک درخت پہ نظر پڑی تو اسکے قدم تھمے۔ وہ کینو کا درخت تھا اور تازہ کینوؤں سے بھرا پڑا تھا۔ اس نے درخت پر چڑھنا شروع کر دیا۔ اوپر پہنچ کر اس نے ڈھیر سارے کینو کھائے اور بہت سارے اپنی کوٹ کی جیبوں میں بھر لیے اور نیچے اتر آئی۔

"اتنا تو میں اپنی ساری زندگی نہیں دوڑی جتنا کل سے دوڑ رہی ہوں۔ بس اب میں آرام کرونگی" اس نے خود سے کہا اور درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندلی لیکن شاید اسکی قسمت میں ہی آرام نہ تھا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ کسی نے اسکے پیروں پر چٹکی کاٹی وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ سامنے وہی بندر کا بچہ تھا جسے کل رات رشنا نے مارا تھا اور اسکے پیچھے بندروں کی پوری آبادی تھی۔

"اوہ نو یار۔۔۔" وہ بھاگنا نہیں چاہتی تھی پر مجبوری تھی وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اور اس نے دوڑ لگا دی تھی۔ وہ بھاگتی گئی، بھاگتی گئی یہاں تک کہ وہ جنگل کے دوسرے حصے میں

All Rights Reserved by Novels lounge

آگئی لیکن وہ پھر بھی نہیں رکی بلکہ بھاگتی ہی چلی گئی پھر اسے سامنے سے ایک لڑکی آتی ہوئی دکھائی دی۔ اس نے رکنے کی بہت کوشش کی پر اسکی بریکیں فیل ہو چکیں تھیں وہ سامنے آتی لڑکی سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ دونوں چیختی ہوئی ایک ساتھ زمین بوس ہوئیں تھیں۔

رشنا اپنی ناک اور دعا اپنا ماتھا سہلا رہی تھی "کون ہو تم؟" دعا نے حیرت سے پوچھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی پورا جنگل ان چاروں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"چڑیل چڑیل بچاؤ یہاں چڑیل ہے" وہ چڑیل، چڑیل کا دلخراش نعرہ لگاتے ہوئے ایک دوسرے سے چپک گئے۔

نہیں، نہیں میں چڑیل نہیں ہوں" وہ بے چاری گھبرا گئی۔

"تم چھوڑو انکو یہ پاگل ہیں" دعا نے کھڑے ہوتے ہوئے اسے ہاتھ دیا اور ساتھ ہی افسوس سے ان چاروں کو دیکھا دل تو کر رہا تھا کہ چاروں کو ایک ایک تھپڑ لگا دے۔
رشنا اسکا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی

All Rights Reserved by Novels lounge

"کون ہو تم اور یہاں کیا۔۔۔" دعا کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ برہان تیزی سے اسکی طرف آیا

"تم۔۔۔ تم وہی ہو نہ" وہ رشنا کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا "ہاں میں نے تمہیں پہچان لیا تم وہ ہی لڑکی ہو" برہان تیزی سے بول جبکہ رشنا بھی اسے پہچان چکی تھی۔

"نہیں نہیں میں وہ نہیں ہوں آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے" اس نے تھوک نگلا

"میں نے بھی تم کو پہچان لیا ہے تم وہ ہی ہو" نائب بولا باقی دونوں نے بھی کچھ سنا شاکچھ حیران نظروں سے کہا

"کیا ہو رہا ہے یہاں کوئی مجھے بھی کچھ بتائے گا" دعا نے جھنجھلا کر کہا

موجودہ دن سے دو ماہ قبل

All Rights Reserved by Novels lounge

برہان اپنے گھر کے باہر کھڑا اپنی گاڑی صاف کر رہا تھا۔ ویسے تو گھر میں ملازم تھے یہ سارے کام کرنے کو مگر کیا کریں اسے اپنی گاڑی سے خاص قسم کا عشق تھا وہ اسے کسی کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتا تھا۔ ہاں تو اس دن برہان اپنی گاڑی دھو رہا تھا جب تین ہیوی بائیکس آ کے اسکے پاس رکی

"اے کار واشر۔۔ چل میری بائیک بھی دھو دے" لال رنگ کی بائیک والے نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

"دفعہ ہو جا یہاں سے میں مصروف ہوں ابھی" برہان نے اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا

"یہاں ہم تجھ سے ٹریٹ لینے آئے ہیں اور تو گاڑی دھو رہا ہے" باقر نے خفگی سے کہا

"ہفتے میں ایک ہی بار تو دھوتا ہوں اس پر بھی اعتراض ہے تم کو"

""اب تو یہ ملازموں کی فوج کس لیے ہے گھر میں؟ ان سے کروایا کرنہ یہ سارے کام

All Rights Reserved by Novels lounge

"نہ بابا ایک بار کا تجربہ کافی ہے میرے لیے" اس نے کہتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگایا۔ ایک مرتبہ عون کے اصرار پہ اس نے گاڑی ملازم کے حوالے کر دی اور اس نے گاڑی پر اسکریچ مار دیا۔ برہان کو تو گاڑی کو دیکھ دیکھ کر ہی غش آرہے تھے۔ اس نے دو دن کے اندر گاڑی بیچی اور یہ نئ بِلو کار خریدی تھی جسکا وہ جان سے زیادہ خیال رکھتا تھا۔ کبھی آفس میں بھی گارڈ کو پارک کرنے نہیں دیتا تھا کیونکہ اسے اپنی پہلی فراری کا غم ہی ابھی تک نہیں بھولا تھا۔

"چلو بھئی اب آدھے گھنٹے تک اسکا انتظار کرو" نائب نے برا سا منہ بنایا

"نہیں یار بس پانچ منٹ اور لگے گے کپڑا مارنا باقی رہ گیا ہے"

"ابھی تو کپڑا مارے گا، پھر گاڑی پارک کرے گا پھر نہائے گا پھر بائیک باہر نکلے گا ان سب کاموں میں تجھے آدھے گھنٹے ہی لگے گیں" عون کی بات پر وہ مسکرا کر بالٹی اٹھانے لگا تب ہی اسکی نظر سامنے والوں کے دروازے پر پڑی تو اسکے چہرے پہ شرارتی مسکراہٹ آئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوئے۔۔یہ مت کرنا"عون نے اسکے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ لی تھی اس لیے اسے تنبیہ کی۔

"کیا نہ کروں؟"اس نے انجان بنے کے سارے ریکارڈ توڑ دیے۔

"تو ہر بار اپنے گھر کا گندا پانی سامنے والو کے گھر ڈال دیتا ہے"

"ہاں تو وہ بھی اپنے گھر کا گندا کچڑا، کاٹھ کباڑ ردی ہمارے گھر کے دروازے پر چھوڑ جاتے ہیں۔ایک بار تو حد ہی ہو گ ئی اپنے گھر کا پرانا فرنیچر ہمارے دروازے پر ڈال گئے تھے"برہان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سامنے والوں کے دروازے کی طرف دیکھا جن کا گارڈ غائب تھا مطلب موقع اچھا تھا۔اس نے پانی سے بھری بالٹی اٹھائی اور سامنے والوں کے دروازے پہ اچھال دی۔اور اسی وقت سامنے کا روازہ کھلا اور اندر سے نکلنے والی لڑکی پوری کی پوری سرف اور مٹی والے پانی میں بھیگ گئی۔برہان نے حیرت سے اسے دیکھا سامنے والے گھر میں تو ایک ہی لڑکی رہتی تھی سونیا جو برہان اور اسکی دادی کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی پھر یہ کون تھی؟اگر کوئی رشتے دار تھی تو آج پہلی بار دکھی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ کیا کیا تم نے؟" رشنا نے غصے سے اسکی طرف آتے ہوئے کہا

"وہ۔۔۔۔" وہ گڑبڑا گیا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنے گھر کا گندا پانی کسی اور کے گھر پھینکنے کی؟ کہاں ہے تمہارا مالک بلاؤ اسے۔ پتہ نہیں کیسے کیسے ملازم رکھے ہوئے ہیں" وہ غصے سے بولتی ہی چلی گئی۔

"میں ملازم نہیں ہوں"

"اچھا تو پھر کیا غلام ہو؟" اس نے مذاق اڑایا

"میں اس گھر کا مالک ہوں" برہان نے چبا چبا کر کہا۔ رشنا نے حیرت سے اسے دیکھا اچھا خاصا ہینڈسم لڑکا تھا فضول میں اسے ملازم کہہ دیا اس نے۔ بھلا اتنا پیارا ملازم بھی کہیں دیکھا ہوگا اس نے؟

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا تم مالک ہو پھر تو تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہیے تھا ایسی حرکت کرنے سے پہلے" وہ بنا شرمندہ ہوئے بولی

"ایسی بھی کیا حرکت کر دی میں نے؟ بس ایک پانی ہی پھینکا ہے کون سا ڈرون پھینکا ہے" اسے کہتے ہیں ڈھٹائی

"ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔ تمہیں تو مجھ سے معافی مانگنی چاہیے۔ چلو، سوری بولو مجھے" برہان اور سوری بولے، او نہوں۔۔۔ اس سے پہلے وہ مر نہ جائے۔ اس نے پیچھے مڑ کر اپنے دوستوں کو دیکھا جو انسانوں کی بہت ہی کوئی بے غیرت ذات سے تعلق رکھتے تھے جبھی اتنے سکون سے اپنے دوست کی بے عزتی ہوتے دیکھ رہیں تھے۔

"میں تمہیں سوری بولو، پر کیوں؟" اسے کہتے ہیں ڈھٹائی کی انتہا

"کیونکہ تم نے میرے اوپر پانی پھنکا ہے" رشنا کو تو آگ ہی لگ گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میرا ہاتھ میری مرضی میں جہاں بھی پانی پھینکوں" مبارک ہو ڈھٹائی اپنے عروج پر پہنچ گ ئی ہے

رشنا سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو پاؤں پٹختے ہوئے آگے بڑھی اور پاس سے گزرتی ایک ٹیکسی کو روک کر ایڈریس سمجھانے لگی۔ براہان نے فخریہ مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے ہوئے جھک کر بالٹی اٹھائی۔ رشنا نے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اپنا پرس اس میں رکھا پھر جھک کر پاس پڑا پتھر اٹھایا اور کھینچ کر برہان کی گاڑی کے فرنٹ شیشے پہ مار دیا۔ "چھٹاک۔۔۔" فضا میں زوردار آواز گونجی۔ زیادہ کچھ نہیں ہوا بس برہان کی چمکتی دمکتی گاڑی کا فرنٹ شیشہ ٹوٹ گیا۔ جو جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔ اب فخریہ مسکراہٹ رشنا کے چہرے پر تھی اور برہان کا تو بس ہارٹ فیل ہی ہونے والا تھا۔ سب سے پہلے عون کو ہوش آیا

"یہ کیا کیا تم نے" عون کی جانب سے پہلا بے تکا سوال

"شیشہ توڑا ہے" رشنا کا قابل اطمینان جواب

All Rights Reserved by Novels lounge

"پر کیوں؟"عون کا دوسرا بے تکا سوال

"کیونکہ تمہارے دوست نے میرے اوپر پانی پھینکا تھا" رشنا کا معقول جواب

"پانی پھینکنے کے بدلے میں اسکا اتنا بڑا نقصان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"عون کی جانب سے پہلا معقول سوال

"میرا ہاتھ میری مرضی" رشنا کے لیے تالیاں

عون نے رشنا کو ٹیکسی میں بیٹھ کر جاتے ہوئے دیکھا پھر پیچھے مڑ کر اپنے تینوں دوستوں کو، جن میں سے ایک مجسمہ بنا کھڑا تھا اور باقی دو ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو چکے تھے

"اسکا اتنا بڑا نقصان ہو گیا اور تم لوگ بیٹھے ہنس رہے ہو۔ لعنت ہو تم دونوں پر" اس نے انہیں لتاڑا تو انکی ہنسی کو بریک لگا۔ نائب نے باقر کو آنکھوں ہی آنکھوں میں کوئی اشارہ کیا جسے سمجھ کر باقر اٹھا اور اسکے پاس گیا

All Rights Reserved by Novels lounge

"برہان کیا ہوا؟" اس نے برہان کو ہلایا تو اس نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ اسکی رونی صورت دیکھ کر باقر کو افسوس ہوا اسلیے اسے گلے لگا لیا

"بہت افسوس ہوا یار" باقر نے اسے گلے لگا کر تسلی دی "اللہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے" باقر نے کہا اور ایک بار پھر سے ہنسنا شروع کر دیا۔ برہان غصے سے اندر چلا گیا پھر چار دن تک اس نے کسی کو اپنی شکل نہ دیکھائی۔

واپس جنگل میں آتے ہیں جہاں باقر سارا قصہ سنانے کے بعد خاموش ہو چکا ہے جبکہ برہان کو اپنی مرحوم گاڑی ایک مرتبہ پھر بڑی شدت سے یاد آئی ہے۔ ساری داستان سنے کے بعد جو دعا نے ہنسنا شروع کیا تو وہ ہنستے ہنستے زمین پر بیٹھ گئی۔

"واہ لڑکی کیا کام ہے تم نے زبردست، دل تو چارہا ہے کہ تمہیں اکیس توپوں کی سلامی دوں عورتوں کا نام روشن کر دیا تم نے" وہ بولتے بولتے پھر سے ہنس پڑی اسے ہنستا دیکھ کر باقر اور نائب کی بھی ہنسی چھوٹ گ ئی جبکہ برہان سخت کینہ توز نظروں سے رشنا کو دیکھ رہا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ویسے تم یہاں جنگل میں کیا کر رہی ہو؟" عون نے برہان کا بگڑتا موڈ دیکھ لیا تھا اس لیے بات بدلنے کے لئے رشنا سے پوچھ لیا جواب میں اس نے ساری داستان سنا دی

"واقعی تم ساری رات ریچھ پہ سوتی رہی؟" انہیں یقین ہی نہیں آ رہا تھا

"دعا سے پہلے میں تمہیں چالیس توپوں کی سلامی دونگا" باقر نے ماتھے تک ہاتھ لے جا کر اسے سیلویٹ بھی کر دیا

"ویسے تم جاؤ گی کہاں؟" نائب نے پوچھا

"اب تو تم لوگوں کے ساتھ ہی جاونگی" رشنا نے جلدی سے کہا

"نہیں ہم تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جا رہے تم اپنے راستے جاو آخر کو تم نے ہمارے دوست کا اتنا بڑا نقصان کیا ہے ہم اسکے ساتھ غداری نہیں کر سکتے" نائب نے مزے سے کہا تو رشنا کی شکل رونے والی ہو گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم میرے ساتھ ایسا کروگے ؟میں تو تمھاری بہنوں جیسی ہوں، مجھے خون آشام بھیڑیے کھا جائے تمہیں اچھا لگے گا؟ کیسے بھائی ہو تم؟" رشا نے روتے ہوئے کہا تو وہ جذباتی ہو گیا

"نہیں میری بہن تم فکر نہ کرو تمہارا بھائی ابھی زندہ ہے میں تمہیں اس جنگل سے نکالونگا" برہان نے اپنا سر پیٹ لیا

"اسکو ہر جگہ اپنی بہنیں کہاں سے مل جاتیں ہیں؟" باقر نے سر کھجاتے ہوئے پوچھا تو عون نے کندھے اچکا دیئے

"کس طرف سے نکلنا چاہیئے اب؟"

"آدھا جنگل ہم دیکھ چکیں ہیں اور آدھا رشا پھر بھی راستہ نہیں ملا" نائب نے مبالغہ آرائی کی انتہا کردی

"چلو اس طرف سے نکلتے ہیں" برہان نے اسے بکواس پر گھورا اور ایک نئ سمت کی جانب چل پڑا

All Rights Reserved by Novels lounge

"بابا جانی میں نے گلاب کے کھیت دیکھنے جانا ہے"

"ہیں ؟ابھی شام میں ہی تو دیکھے تھے" آغا جی نے حیرت سے اپنی پوتی کو دیکھا

"کہاں ؟ تھوڑی دیر میں تو رات ہو گئی تھی میں تو صیح سے دیکھ بھی نہیں پائی تھی"

پریشے نے منہ بنایا

"ٹھیک ہے نومی اور رومی کو ساتھ لے جانا۔۔ ٹھیک ہے ؟"

"نہیں بھئی میں نہیں جاؤ نگی ان دونوں کے ساتھ۔ اللہ توبہ اتنا بولتے ہیں دونوں۔
میں بچی تھوڑی ہوں وہاں شہر میں اکیلے گھومتی ہوں"

"بیٹا تم کو یہاں کے راستے نہیں پتا اگر گم ہو گئی تو؟ وہ دونوں تمہیں صیح سلامت گھر پہنچا
جائے گے ؟

"اچھا ٹھیک ہے پر ان سے کہیں ذرا کم بولا کریں" پریشے نے کہا تو وہ ہنس دیے

All Rights Reserved by Novels lounge

"اتنے پیارے بچے تو ہیں دونوں بڑی بہن سمجھتے ہیں تمہیں" انہوں نے کہا تو وہ خدا حافظ کہتی سونے چلی گئی۔

"تم نے مجھ سے کہا تھا کہ تم انہیں ڈھونڈ لوگے پھر ابھی تک کیوں نہیں ڈھونڈا؟ کیوں نہیں ملے وہ لوگ؟" باس نے غصے سے خان کو کہا

"بس مجھے ایک دن کی مہلت دیں باس میں انہیں ڈھونڈ نکالو نگا"

"ٹھیک ہے بس ایک دن ہیں تمہارے پاس" باس غصے سے کہتے ہوئے اٹھ گیا۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ خان کسی کام کیلئے مہلت مانگ رہا تھا اور ایسا پہلی ہی بار ہوا تھا جب باس اس پر غصہ ہوا تھا۔ وہ وہیں بیٹھ کر آگے کا لائحہ عمل تیار کرنے لگا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہشش سب چپ ہو جاؤ سب" وہ لوگ آرام کے غرص سے ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے تب اچانک ہی نائب نے سب کو خاموش رہنے کو کہا

"کیا ہوا؟" سب نے حیرت سے پوچھا پر وہ بنا کوئی جواب دیے سامنے جھاڑیوں کی جانب دیکھتا رہا

"ابے جیمز بونڈ کی اولاد اب بتا بھی دے" برہان نے تنگ کر پوچھا

"ادھر جھاڑیوں سے عجیب سی آواز آرہیں ہیں" اس نے کہا تو سب جھاڑیوں کی طرف دیکھنے لگے پر کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی۔

"کچھ نہیں ہے وہاں، فضول میں ڈرا دیا" باقر نے کہا

"پر میں نے دیکھا تھا جھاڑیاں ہل رہیں تھی" وہ بضد تھا

"اوہو ہوا سے ہلی ہو گی"

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے بھوک لگی ہے۔ ہم کب یہاں سے نکلیں گے" دعا نے تھکن زدہ لہجے میں پوچھا تو باقر کو اسکی حالت دیکھ کر افسوس ہوا

"ہم کوشش کر رہے ہیں دعا ان شاءاللہ جلد ہی یہاں سے نکل جائیںگے" اسنے دعا کو تسلی دی

"ہمم۔۔۔" دعا نے بس اتنا ہی کہا اور گھٹنوں پر سر رکھ دیا

"دعا۔۔۔۔" باقر نے اسے پکارا پر اس نے کوئی جواب نہ دیا

"سو گئی ہو گی یار" برہان نے باقر سے کہا اور یہاں وہاں دیکھنے لگا

عون اپنا چشمہ اتار کر درخت سے ٹیک لگائے سو گیا تھا، نائب ابھی تک جھاڑیوں کو دیکھ رہا تھا، دعا سو چکی تھی، اس کے برابر میں بیٹھی رشنا ہاتھ میں پکڑے لکڑی کے ٹکڑے سے زمین پر آڑھی ترچھی لائینیں بنا رہیں تھی اور باقر نہ جانے کن سوچوں میں گم تھا اسی وقت نائب زور سے چلاتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اسے دیکھ کر باقی سب بھی

All Rights Reserved by Novels lounge

کھڑے ہوگۓ سوائے عون اور دعا کے وہ دونوں اپنی جگہ سے ٹس سے مس بھی نہ ہوئے تھے

"کیا ہوا؟" برہان نے نائب سے پوچھا

"ادھر دیکھو جھاڑیوں میں کوئی ہے" سب نے جھاڑیوں کی طرف دیکھا تو وہ واقعی زور زور سے ہل رہی تھیں جیسے کوئی اندر چھپا بیٹھا ہو اور بس باہر نکل کے آنے ہی والا ہو۔ وہ چاروں ایک ساتھ کھڑے ہوگۓ اور دم سادھے جھاڑیوں کو دیکھنے لگے۔ فضا میں بس دو ہی آوازیں تھیں ایک عون کے خراٹوں کی اور دوسری جھاڑیوں کے ہلنے کی۔ اچانک ہی کوئی جھاڑیوں سے نکلا اور اچھل کے انکے سامنے آیا ان چاروں کی چیخ نکل گئی۔

____

All Rights Reserved by Novels lounge

وہ ایک چھوٹا سا بندر کا بچہ تھا۔ جس کے ہاتھ میں کیلے تھے ایک دو درجن نہیں پورا گچھا تھا اسکے ہاتھ میں۔ بندر نے پہلے ان چاروں کو دیکھا پھر رشنا کی طرف بڑھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی

"یہ تمہاری طرف کیوں آرہا ہے؟" باقر نے پوچھا

"پتہ نہیں" اس نے ڈرتے ڈرتے کہا بندر دو قدم اور آگے بڑھا

"یہ وہی بندر تو نہیں جس کو تم نے مارا تھا"

"ہاں شاید" اب کی بار بندر تیزی سے رشنا کی طرف بڑھا اور ہاتھ میں پکڑا کیلے کا گچھا اس کے قدموں میں رکھ کر جہاں سے آیا تھا وہیں سے واپس چلا گیا۔ وہ لوگ حیرت سے گنگ رہ گئے

"یہ کیلے تم کو کیوں دے کر گیا؟" نائب نے پوچھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس کو رشنا اپنی بہن لگی ہو گی اس لیے" برہان نے رشنا کے حصے کا جواب دیا۔ اس نے جھک کر کیلے اٹھائے اور دعا کی طرف بڑھ گئی۔

"دعا۔۔۔۔۔ اٹھو" اس نے کوئی جواب نہ دیا

"دعا، اٹھو دعا" اب کی بار رشنا نے اسے جھنجھوڑ دیا تو اس نے اپنا نقاہت زدہ چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ دو دن سے بھوکی پیاسی تھی صبح بس رشنا کے توڑے ہوئے کینو کھائے تھے اب بھوک سے وہ کمزور پڑنے لگی تھی۔

"یہ لو یہ کھالو" اس نے ایک کیلا دعا کی جانب بڑھایا پر اس نے وہ نہیں لیا بس آنکھیں چھپک چھپک کر اسے دیکھتی رہی۔ رشنا کو اس پر ترس آیا۔ اس نے کیلا کا چھلکا اتارا اور اسکے منہ کے پاس لے گئی اس نے ایک بائٹ لیا پھر دوسرا اور وہ آہستہ آہستہ کر کے چھ کیلے کھا گئی تب کہیں جا کر اسکی جان میں جان آئی۔ باقی سب نے بھی دو دو کیلے کھا لیے سوائے عون کے کیونکہ وہ مردوں سے شرط لگا کر سویا تھا۔

"یہ کیلے کہاں سے آئے ہیں" کافی دیر بعد دعا کو کیلوں کا خیال آیا

All Rights Reserved by Novels lounge

"رشنا کا ایک رشتہ دار آیا تھا وہی دے گیا ہے" برہان کی زبان میں ایک بار پھر کھجلی ہوئی تھی

"ہاں اور میرے اس رشتہ دار کی شکل کافی حد تک برہان سے ملتی تھی" رشنا نے حساب برابر کر دیا

"اف۔۔۔ صحیح سے بتاؤ کیا ہوا ہے؟" اس سے پہلے وہ دونوں مزید لڑتے دعا بے زاری سے بولی

"میں بتاتا ہوں" باقر نے کہا اور ساری کہانی سنا دی تو دعا بھی حیران ہو گئی۔

وہ کالے شلوار کرتے میں ملبوس درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔ آج ہر حال میں اسے ان پانچوں کو ڈھونڈنا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

دوسری جانب جنگل میں رشنا نے ایک امرود کا درخت تلاش کر لیا تھا اب وہ اس پر چڑھی امرود توڑ توڑ کر باقر اور دعا کو دے رہی تھی عون نے دوبار درخت پر چڑھنے کی کوشش کی پر دونوں ہی بار منہ کے بل زمین پر گرا تھا اس لیے منہ بنائے کھڑا تھا(وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا)نائی ب اپنی منہ بولی بہن کا حوصلہ بڑھا رہا تھا جبکہ برہان پچھلے بیس منٹ میں ایک سو اسی بار یہ ثابت کر چکا تھا کہ رشنا کا تعلق بندروں کی نسل سے ہے اور رشنا برابر اسے اگنور کر رہی تھی

"وہ بندر ایسے ہی نہیں اسکے پیچھے آیا تھا یہ اسکو اپنی بچھڑی ہوئی بہن لگی تھی اور اسکی حرکتیں دیکھ لو تم لوگ"

رشنا نے کوئی جواب نہ دیا لیکن برہان کی زبان نہ رکی"اس نے ہم سے جھوٹ بولا ہے کہ یہ بھٹک کر یہاں آئی ہے مجھے تو لگتا ہے کہ یہ اسی جنگل کی کی ہی رہنے والی ہے" وہ اب اسے جنگلی ثابت کر رہا تھا اور رشنا یہ سوچ رہی تھی کہ کاش شیشہ کے ساتھ ہی برہان کا منہ بھی توڑ دیا ہوتا اس نے، ہائے کاش۔۔۔

All Rights Reserved by Novels lounge

ابھی وہ اور بھی کچھ کہتا جب ایک دیو ہیکل آدمی انکے سامنے آ کھڑا ہوا وہ اتنا لمبا تھا کہ جس ٹہنی پہ رشنا بیٹھی تھی وہاں تک اسکا سر پہنچ رہا تھا لیکن اس نے رشنا کو نہیں دیکھا تھا کیونکہ رشنا کی طرف اسکی پیٹھ تھی

"آخر تم لوگ مل ہی گ ۓ۔ اب بھاگ کر دیکھاؤ" وہ ہنسا

رشنا کے ذہن میں ایک کوندا سا لپکا۔ ہاں اسکا سر اگر وہ کوئی بھاری سی چیز اسکے سر پے دے مارے تو

"آپ کون؟" باقر نے پوچھا

"تیرا باپ" وہ پھر سے ہنسا

"نہیں بھائی آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اسکا باپ تو اس سے بھی قد میں تین انچ کم ہے اور وہ۔۔۔" عون کے الفاظ منہ میں ہی رہ گ ۓ کیونکہ اس نے رشنا کو ایک موٹی سی ٹہنی اٹھا کر اس کے سر کا نشانہ لیتے دیکھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"بکواس بند کرے اور یہ بتا تیری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھوکہ دے کر بھاگنے کی؟ اب تم لوگ دوبارہ کہیں بھاگ کر تو دیکھاؤ ٹانگیں توڑ دونگا تم لوگوں کی" دوسری طرف رشنا یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اسے مارے گی کیسے؟ کیونکہ اس نے آج تک ایک چیونٹی بھی نہیں ماری۔ وہ ٹہنی اسکے سر کے پاس لے گئی لیکن پھر گھبرا کر فوراً ہاتھ پیچھے لے گئی برہان نے اسے آنکھوں سے کوئی اشارہ کیا جیسے کہہ رہا ہو جلدی مارو اسے اور ہماری جان بچاؤ

"ابھی میرے آدمی یہیں پر آرہے ہیں ذرا سی بھی ہوشیاری دیکھانے کی کوشش مت کرنا" وہ بولے جارہا تھا اور ادھر وہ پانچوں اس انتظار میں تھے کہ وہ اب مارتی ہے کہ تب لیکن وہ بار بار ٹہنی اسکے سر کے قریب لے جاتی اور پھر واپس کر لیتی آخر انکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ پانچوں ایک ساتھ چیخے۔

"رشنا مارو" وہ پتہ نہیں کیا کیا بولے جارہا تھا اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ رشنا نے ٹہنی اٹھائی اور اسکے سر پہ دے ماری وہ جھٹکے سے مڑا اور حیرت سے رشنا کو دیکھا اور رشنا کے ہاتھ سے ٹہنی چھوٹ گئی

All Rights Reserved by Novels lounge

"وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں مارا ایم سوری" اس سے پہلے وہ رونا شروع کر دیتی سامنے والا زمین بوس ہو گیا

"ہیں؟" وہ حیرت سے زمین پر گرے اس دیو ہیکل آدمی کو دیکھ رہے تھے

"لگتا ہے اسکا فنکشن سلو ہے" عون نے کہا

"اس سے پہلے کہ کوئی آجائے بھاگو یہاں سے" رشا نے درخت سے اترتے ہوئے کہا اور سب نے دوڑ لگا دی

پندرہ منٹ بعد شیدا اور باس وہیں پہنچ گ ئے

"خان۔۔۔" باس نے خان کو زمین پر گرا ہوا دیکھ لیا تھا اس لیے وہیں سے چیخا پھر دوڑ کر اسکے پاس آیا اور اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا

"خان اٹھو۔۔۔ جاؤ شیدے پانی لے کر آؤ جلدی" شیدا جلدی سے گیا اور پانی کی دو بڑی بوتلیں ایک باؤل میں خالی کر کے لے آیا

All Rights Reserved by Novels lounge

"یہ لے باس"

"اسکو ہوش میں لانا ہے نہلانا نہیں ہے، کم کرو پانی" باس غصے سے دھاڑا تو اس نے جلدی سے باؤل ٹیڑھا کیا اور سارا پانی خان کے منہ پہ گر گیا سارا باؤل خالی کر کے جب تھوڑا سا پانی رہ گیا تو اس نے باؤل سیدھا کیا

"اتنا پانی ٹھیک ہے" اس نے معصومیت سے پوچھا تو باس کا دل چاہا کہ اسکا گلا دبا دے لیکن اس سے پہلے ہی خان ہڑبڑا کر اٹھ گیا کیونکہ اسکا فنکشن سلو تھا

"کیا ہوا تھا تمہیں تم بیہوش کیسے ہوگئے تھے؟"

"وہ کسی نے میرے سر پہ کچھ مارا تھا کوئی چھٹا بندہ بھی ہے انکے ساتھ لیکن اس سے پہلے کہ میں اسے دیکھتا میں بے ہوش ہو گیا تھا" خان نے کہا تو باس سوچ میں پڑ گیا کہ وہ چھٹا بندہ کون ہو سکتا ہے۔

"یہ میں گیلا کیسے ہو گیا؟" اس نے حیرت سے اپنے کپڑے دیکھے

All Rights Reserved by Novels lounge

"اس سے پوچھو" باس شیدے کی طرف اشارہ کر کے کھڑا ہو گیا تو خان نے اسے گدی سے پکڑ لیا

وہ لوگ ایک ساتھ چل رہے تھے کہ اچانک ہی دعا کہ قدم لڑکھڑا گئے اور اس سے پہلے کہ وہ گرتی باقر نے جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"کیا ہوا دعا" نائب نے پوچھا

"میں اب نہیں چل پاؤں گی" اسے پھر سے کمزوری ہونے لگی تھی

"ہمت کرو دعا" باقر نے اسے سہارا دے کر کھڑا کیا اور وہ ایک بار پھر سے چلنے لگی

"رشنا تم بھی تو لڑکی ہو اور ہم سے زیادہ بھاگ رہی ہو پھر تمہیں کوئی اثر کیوں نہیں ہوا" برہان نے چلتے ہوئے پوچھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے بھوکا رہنے کی عادت ہے" اس نے کہا تو برہان کو حیرت ہوئی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا عون کی چیخ نے ان سب کو متوجہ کیا اور اگلے لمحے سب حیرت سے گنگ رہ گئے کیونکہ جنگل ختم ہو چکا تھا اور سامنے سے ایک خوبصورت وادی شروع ہوتی تھی

پہاڑوں میں گھری ہوئی حسین وادی

"کون ہو تم لوگ" وہ لوگ وادی کے حسن میں کھوئے ہوئے تھے جب کسی نے کہا

وہ دوبارہ تیرہ سال کے پٹھان بچے تھے جن کے ساتھ ایک پیاری سی انیس بیس برس کی لڑکی تھی

"ہم وہ۔۔۔" ان کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہیں۔

"تم لوگ ہمارے گاؤں کے تو نہیں ہو" اس لڑکی نے کہتے ہوئے دعا کی طرف دیکھا جو کمزوری کے باعث زمین پر بیٹھ گئی تھی

"ہماری مدد کرے ہم بہت مشکل میں ہیں اصل میں۔۔۔" رشا نے ساری کہانی کہہ سنائی

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوہ۔۔۔ آپ لوگ ہمارے ساتھ چلیں میرے گھر وہاں آپ محفوظ رہیں گے پھر اپنے گھر والوں کو اطلاع بھی دے سکتے ہیں" اس نے کہا تو بچے چیخ پڑے

"ارے پریشے باجی تم پاگل تو نہیں ہو گیا ایسے کیسے کسی اجنبی کو ساتھ لے جائے"

"تم چپ کرو" اس نے بچے کو ڈانٹ دیا اور ان کو ساتھ لے کر اپنے گھر آگئ تو وہاں آکر انکو پتہ چلا کہ وہ جسے گھر کہہ رہی تھی وہ گھر نہیں بلکہ سرخ اینٹوں سے بنی ایک خوبصورت حویلی تھی۔ وہ انہیں بیٹھک میں بٹھا کر اندر چلی گئ اور پھر اپنے ساتھ ایک ایک جاگیر دار ٹائپ انکل کو لے کر داخل ہوئی۔

"اسَلامُ عَلَیکُم بیٹا میں آغا سراج ہوں اس گاؤں کا سب سے بڑا زمیندار یہ میری پوتی ہے اس نے مجھے آپ لوگوں کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے اب آپ بے فکر رہیں میرے گھر میں آپ بلکل محفوظ ہیں"

"بہت شکریہ انکل آپ کے یہ احسان تو ہم زندگی بھر نہیں بھولیں گے بس آپ ہمیں ایک فون کا انتظام کر دے" باقر نے تشکر سے کہا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ہاں ہاں بیٹا کیوں نہیں لیکن پہلے آپ لوگ کپڑے تبدیل کر کے ہمارے ساتھ کھانا کھالیں" انہوں نے کہااور ساتھ ہی اپنے ملازموں کو فوراً دو کمرے تیار کرانے کا حکم دیا اور انکے نہ نہ کرنے کے باوجود انکے لیے نئے کپڑے منگوا دیے۔

ان چاروں نے شلوار کرتے پہنے تھے اور اتنے ہینڈسم لگ رہیں تھے کہ اگر گاؤں کی عورتیں دیکھ لیتیں تو انگلیاں دانتوں میں دبا لیتی کھانا پکنے میں وقت تھا اس لیے انکی تواضع تازے پھلوں سے کی گئی تھی

"مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ ہم اس جنگل سے نکل آئے ہیں" وہ لوگ سب بیٹھک میں تھے جب عون نے کہا

"تو پھر اسکا مطلب تیرا علاج نہیں ہے" برہان نے کہا

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری دعا" باقر کو بس اسی کی فکر کھائی جارہی تھی

"اب میں ٹھیک ہوں" دعا نے کہا پر اسے تسلی نہ ہوئی

All Rights Reserved by Novels lounge

"مجھے تو تم اب بھی ٹھیک نہیں لگ رہی"

"ٹھیک سے یاد آیا رشنا تم کہ رہی تھی کہ تمہیں بھوکے رہنے کی عادت ہے تم نے ایس کیوں کہا؟" برہان نے اچانک ہی رشنا سے پوچھ لیا

"وہ تو میں ایسے ہی کہ رہی تھیں" رشنا نے ٹالنے والے انداز میں کہا۔ اسی وقت پریشے جوس کے گلاس لے کر کمرے میں داخل ہوئی اور باری باری انہیں سرو کرنے لگی۔

"ارے واہ ابھی مجھے اسی کی طلب ہو رہی تھی تمہیں کیسے پتہ چلا؟" نائب نے مسکاتے ہوئے پریشے سی پوچھا

"وہ جب بھی میرا بھائی کہیں باہر سے آتا ہے ناں تو سب سے پہلے جوس مانگتا ہے آپ بھی تو میرے بھائی کے جیسے ہی ہیں" پریشے نے مسکراتے ہوئے کہا تو نائب نے منہ میں لے جاتا جوس وہیں پہ کلی کر دیا باقی سب نے اپنی ہنسی بہت مشکل سے روکی تھی

"استغفر اللہ، کیسی بات کر دی تم نے لڑکی میں کوئی بھائی وائی نہیں ہوں تمہارا۔ توبہ توبہ" اسے ابھی تک ہول اٹھ رہے تھے اور پریشے بے چاری گھبرا گئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں ابھی آتی ہوں" وہ کہہ کر جیسے ہی باہر نکلی پیچھے بیٹھک میں زوردار قہقہ پڑا تھا

""چاچا میں رشنا بات کر رہی ہوں

"منہوس ماری اب کیوں فون کیا ہے تُو نے؟ چند دن میں چھوڑ دیا تیرے عاشق نے تجھے جواب ہمیں فون کر رہی ہے" رشنا کا رنگ فق ہو گیا وہ جو یہ سمجھ رہی تھی اسکے لاپتہ ہو جانے سے چاچا پریشان ہو گئے ہونگے اور اسکی آواز سنتے ہی خوش ہو جائینگے اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس پر ایسا سنگین الزام لگا دینگے۔ چاچی کا تو اسے پتا تھا کہ وہ اس سے نفرت کرتی ہیں پر چاچا کہ منہ سے ایسے زہر آلود الفاظ سننے کو ملینگے وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

"چاچو یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ میں کسی کے ساتھ بھاگی نہیں تھی میں تو گم ہو گئی۔۔۔"

All Rights Reserved by Novels lounge

"جھوٹ مت بول ہمارے منہ پر کالک مل کے گھر سے بھاگ گئی تھی اب کیا چاہتی ہے ہاں"

"آپ کو کوئی بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے میں واپس آکر ساری بات کلیر کر۔۔۔۔"

"کوئی ضرورت نہیں ہے واپس آنے کی ہم یہاں سب جانے والوں کو کہہ چکے ہیں کہ تو وہیں کسی کھائی میں گر کر مر گئی ہے اور تیری لاش بھی نہیں ملی، ہم اب لوگوں کی باتوں کا جواب نہیں دے سکتے اچھا ہوتا کہ تو بھی اپنے ماں باپ کہ ساتھ ہی مر جاتی"

"کیا ہو گیا ہے چاچا میں گھر نہیں آؤں نگی تو کہاں جاؤں نگی میرا ہے ہی کون آپ کے علاوہ" وہ رونے لگی تھی ایک اسکے چاچا ہی تو تھے جن کے دم سے اسے اپنائیت کا احساس ہوتا تھا، وہ ایک واحد انسان تھے پوری دنیا میں رشنا سے شفقت اور محبت سے بات کرتے تھے ورنہ چاچی اور ان کے بچے تو اسے اچھوت سمجھتے تھے انکے لہجے میں رشنا کے لئے صرف حقارت ہوتی تھی لیکن آج چاچا بھی انہی کی زبان بولنے لگے تھے اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا اس لیے وہ رو پڑی

All Rights Reserved by Novels lounge

"جس کے ساتھ بھاگی تھی نہ اسی کے پاس واپس جاؤ اور وہ رکھنے سے منع کر دے تو خودکشی کر لینا مگر یہاں مت آنا"

"چاچا ایسا مت کریں، آپ کو خدا کا واسطہ میں مر جاؤ نگی" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی اسے لگ رہا تھا کہ وہ بے سائیبان ہو گئی ہے

"تو مر جاؤ" نفرت سے کہتے ہوئے انہوں نے فون رکھ دیا۔ انکی بیگم نے خوب کان بھرے تھے انکے رشنا کے خلاف۔ جب اس نے ٹرپ پہ جانے کی اجازت مانگی تھی تو سارے گھر والوں کے خلاف جاکر انہوں نے اسے اجازت دی تھی لیکن جب وہ واپس نہ آئی تو تو کالج والوں سے جاکر معلوم کیا تو پرنسپل نے اپنے سر سے بلا ٹالنے کے ل ئے یہ کہہ دیا کہ "آپ کی بھتیجی خود ہی کھیتوں کی سیر کو نکلی تھی لیکن واپس نہ آئی اب وہ کوئی بچی تو نہ تھی کہ بھٹک گئی ہو گی مجھے لگتا ہے کہ وہ خود ہی بھاگی ہے"

ادھر چاچی نے یہ کہہ کر کان پکا دی ئے تھے کہ "ارے ٹرپ کا تو بہانہ تھا اصل میں تو اسے گھر سے آزادی چاہیے تھی ہمارا گھر قید خانہ جو لگتا تھا اسے۔ ہائے تم تو اسے اپنے

All Rights Reserved by Novels lounge

بچوں سے زیادہ اہمیت دیتے تھے تمہاری محبت کا ہی لحاظ نہ رکھا اس نے" انکی باتیں سن سن کر چاچا کو بھی پکا یقین ہو گیا تھا کہ وہ گھر سے بھاگ گئی ہے

وہ گم صم سی کھڑی فون دیکھ رہی تھی جب اسے اپنے پشت پر کسی کی آواز سنائی دی

"کیا ہوا ہے رشنا؟ رو کیوں رہی ہو تم؟" برہان نے اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا

"کچھ نہیں"

"تم اپنے چاچا سے بات کر رہی تھی، تمہارے ماں باپ نہیں ہیں کیا؟"

"میں نے کہا ناں برہان کچھ نہیں ہوا ہے" وہ غصے سے کہتی ہوئی آگے بڑھنے لگی جب برہان نے اسکا ہاتھ پکڑ کہ اسے روک لیا

"تم مجھے بتائے بغیر کہیں نہیں جاوگی۔ بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے؟ ورنہ میں تمہیں کہیں نہیں جانے دونگا یہاں سے" رشنا اسکا منہ دیکھنے لگی

All Rights Reserved by Novels lounge

"بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو تم" اس نے ابھی تک اسکا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔
اس نے پھر سے رونا شروع کر دیا اور روتے ہوئے اپنی اور چاچا کی ساری گفتگو اس کے گوش گزار کر دی۔ برہان کو افسوس ہوا۔

"تم مجھ سے پوچھ رہے تھے نہ کہ مجھے بھوکا رہنے کی عادت کیوں ہے وہ اس لیے کہ مجھے گھر میں صرف رات کا کھانا ملتا ہے کیونکہ اس وقت چاچا گھر پہ ہوتے ہیں باقی وقت مجھے بھوکا رہنا ہوتا ہے اگر کبھی رات کے وقت چاچا نہ ہو تو مجھے پورا پورا دن فاقہ کرنا پڑتا ہے کسی کو اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ میں بھوکی پیاسی مر بھی سکتی ہوں" پتہ نہیں کیوں وہ برہان کو خود پر ہونے والے سارے ظلم بتا رہی تھی اور وہ دم سادھے سن رہا تھا رشنا کو دیکھ کر اسے کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا تھا کہ وہ اتنی تکلیفدہ زندگی گزارتی رہی ہے

"میرے ماں باپ حج کے دوران منٰی میں حادثہ پیش آنے پر شہید ہو گئے تھے میں آخری بار انکا چہرا بھی نہیں دیکھ پائی کیونکہ انکی لاش پاکستان واپس نہیں آئی تھی تب میں بارہ سال کی تھی چاچا مجھے اور میرے چھوٹے بھائی کو اپنے ساتھ لے آئے تھے

All Rights Reserved by Novels lounge

لیکن چاچی کو لگتا تھا کہ ہم انکے بجٹ پر بوجھ بن گ ئے ہیں اس لیے وہ کئی کئی وقت ہمیں کھانا نہیں دیتی تھی انہوں نے ہمیں اسکول سے بھی ہٹادیا تھا۔ ایک بار میرے چھوٹے بھائی نے چاچا کو شکایت کر دی اگلے دن میری چاچی نے اسے بہت مارا اور ساتھ ہی ہمیں یہ دھمکی بھی دی کہ دوبارہ چاچا کو بتایا تو وہ حشر کرینگی کہ۔۔۔۔ ایک دن بھوک کے باعث میرے بھائی نے خراب کھانا کھالیا اور وہ بیمار پڑ گیا۔ ان دنوں چاچا شہر میں تھے چاچی میرے بھائی کو ڈاکٹر کے پاس بھی نہیں لے کر گئی میں انکی منت کرتی رہیں پر وہ نہ پگھلی کہنے لگی کہ میرے پاس اتنے فضول پیسے نہیں ہیں کہ تمہارے اور تمہارے بھائی کہ علاج پر خرچ کر دوں۔ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا یہ۔ اور پھر اسی رات میرا بھائی بیماری سے دم توڑ گیا میں ساری رات اسکی لاش کہ پاس بیٹھی روتی رہیں تھی" وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی برہان بہت مشکل سے اپنے آنسو ضبط کر رہا تھا اسے اسکا دکھ اپنے دل پہ محسوس ہو رہا تھا

"خیر!!! میں واپس جا کر چاچا کہ پیروں میں پڑ جاؤ نگی ان سے بھیک مانگ لو نگی وہ مجھے گھر میں رکھ لیں گے۔ اسکے علاوہ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے بھلے وہ میری پڑھائی چھڑ وا

All Rights Reserved by Novels lounge

دیں میں کوئی شکایت نہیں کرونگی لیکن مجھے سر چھپانے کی جگہ تو مل جائے گی" وہ ایک ہاتھ سے آنسو پونچھتے خود کلامی کے انداز میں کہے جا رہی تھی

"نہیں رشنا تم کسی سے بھیک نہیں مانگو گی۔ ٹھیک ہے ماں باپ کا نہ ہونا بہت بڑی محرومی ہے مگر اسکا یہ مطلب تو نہیں کہ ہم بلکل ہی بے آسرا ہو گئے ہم خود بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں مجھے دیکھو میرے ماں باپ بھی نہیں ہیں میں نے بھی اپنے رشتے داروں کا برا رویہ دیکھا ہے میرے تایا وغیرہ تو میرے بابا کی جائیداد لینے کے لیے میرے جان لینے کے درپے ہو گئے تھے تب میری دادی نے مجھے وہاں سے دور کراچی میں پڑھنے بھیج دیا میں کئی سال تک اپنے گھر سے دور رہا کبھی کسی تہوار پہ بھی اپنی دادی سے ملنے نہیں گیا کہ انہیں خبر نہ ہو جائے لیکن میں انکے آگے کبھی جھکا نہیں، نہ ان سے اپنی جان کی بھیک مانگی نہ انہیں اپنا حق کھانے دیا کیونکہ رشنا جب تک اللہ نہ چاہے کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن وہ ہماری مدد تب ہی کریگا جب ہم خود اپنی مدد کرینگے" اسکی بات سن کر وہ ہلکے سے ہنسی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم یہ کہہ سکتے ہو کیونکہ تم مرد ہو، تم اکیلے رہ سکتے ہو مگر میں اکیلے کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ میں ایک کمزور لڑکی ہوں" اس نے برہان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا اور وہاں سے چلی گئی۔ پیچھے برہان اکیلا کھڑا رہ گیا اس نے اس لڑکی کو ہمیشہ لڑتے جھگڑتے ہی دیکھا تھا لیکن روتے ہوئے پہلی بار دیکھ رہا تھا

وہ پاگل لڑکی خود کو کمزور کہہ رہی تھی، جو لڑکی برہان کی گاڑی کا شیشہ توڑ سکتی ہے، بندروں سے لڑ سکتی ہے، ریچھ پر سر رکھ کر سو سکتی ہے، خان جیسے دیو ہیکل انسان کو ایک ہی وار میں مار گرا سکتی ہے وہ بھی بھلا کمزور ہو سکتی ہے

اسکے دائیں بائیں دونوں طرف کھیت تھے۔ ایک طرف گلاب کے تو دوسری طرف کے کھیت تھے ایسا لگتا تھا کہ قدرت نے زمین پر لال اور جامنی رنگ کی lavender چادر بچھا دی ہو اس پر سے بادلوں سے ڈھکے پہاڑ وادی کے حسن میں اضافہ کر رہے تھے۔ وہ منظر میں پوری طرح کھویا ہوا تھا۔ اسے معلوم ہی نہ تھا کہ کھیتوں سے گزرتی

All Rights Reserved by Novels lounge

لڑکیاں کنواں سے ڈول بھر بھر کر لے جاتی عورتیں رک رک کر ایک بار اسے دیکھتی ضرور ہیں اور ایک دوسرے سے پوچھتی ہیں کہ "سنو یہ کوئی شہزادہ تو نہیں"

وہ اس منظر میں محو تھا کہ سامنے سے پریشے اسے اپنی جانب آتی دکھائی دی۔ منظر مکمل ہو گیا تھا

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں" اس نے نائب سے پوچھا

"میں کھیت دیکھنے آیا تھا"

"آپ کو اکیلے نہیں آنا چاہیے تھا- جو لوگ آپ کے پیچھے ہیں ان میں سے کسی نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو؟" وہ معصوم سی پری اسکے لیے فکر مند ہو رہی تھی نائب کو اچھا لگا

"کیا کروں اتنا حسین منظر ہے میں خود کو یہاں آنے سے روک نہ پایا"

"میں بھی جب یہاں آتی ہوں ان کھیتوں کو دیکھنے ضرور آتی ہوں"

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیا مطلب تم یہاں نہیں رہتی"

"میں پشاور میں رہتی ہوں اپنے امی ابو کے ساتھ یہاں چھٹیوں میں آتی ہوں تاکہ میری پڑھائی کا نقصان نہ ہو"

"اچھا!!!تو کیا پڑھ رہی ہو تم؟"

"میں بی ایس سی کر رہی ہوں،اچھا یہ لیں"بات کرتے کرتے اس نے ایک چاکلیٹ نائب کو دی۔وہ حیران ہوا

"یہ کس لیے؟"

"میری عادت ہے،میں ہمیشہ دو چاکلیٹ لیتی ہوں ایک خود کھاتی ہوں ایک اپنے آس پاس کسی کو بھی دے دیتی ہوں آج آپ سہی"نائب اسکی منطق پہ مسکرایا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا اندر چلیں کھانا لگنے ہی والا ہے" اس نے کہا اور واپسی کے لیے قدم بڑھا دیے۔ نائب بھی اسکے پیچھے چل پڑا اس بات سے انجان کے اس نے کتنے بڑے طوفان کو دعوت دے دی ہے

"اوہ گاڈ۔۔۔ دعا تمہارے پیروں سے خون نکل رہا ہے" رشا نے چیخ کر کہا تو دعا نے حیرت سے جھک کر اپنے پاؤں دیکھے اسکے پنجے سے خون بہہ رہا تھا اور اسے احساس ہی نہیں ہوا

"یہ کیسے لگا" برہان اور باقر اسی وقت وہاں آئے تھے باقر نے اسکے خون خون پیر کو دیکھ کر گھبرا کر پوچھا

: پتہ نہیں کہاں سے چوٹ لگی ہے مجھے معلوم ہی نہیں ہوا" دعا خود حیران تھی کہ اسے پتہ کیوں نہ چلا کہ اسکے پیروں میں چوٹ لگی ہے۔ پریشے بھاگ کر فرسٹ ایٹ باکس

All Rights Reserved by Novels lounge

لے آئی تھی۔باقر نے وہ اس سے لے لیا اور دعا کا پیر چھوٹی سی ٹیبل پہ رکھا اور خود اسکے قدموں میں بیٹھ کر زخم پہ پٹی کرنے لگا

"تمہیں واقعی میں محسوس نہیں ہوا کہ تمہیں چوٹ لگی ہے۔اسکا مطلب تو یہ ہوا کہ تم بہت کمزور ہو گ ئی ہو"برہان نے کہا۔

"ہاں شاید"

"سچ سچ بتاؤ دعا!چرس تو نہیں پینے لگی تم"عون نے رازداری سے پوچھا تو دعا نے کھینچ کر اسے کشن مارا۔

"فضول مت بولا کرو"باقر اسے گھورتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"آپ کے پیر میں چوٹ لگ گئی ہے میں یہیں کھانا بھجوا دیتی ہوں آپ کے لیے"پریشے نے کہا تو دعا نے فوراً منع کر دیا

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں سب کے ساتھ میز پہ بیٹھ کر ہی کھانا کھاؤ نگی" باقر نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور ایک طرف سے رشنا اور ایک طرف سے باقر اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے میز تک لے گئے

"تم نے ایک چیز نوٹ کی" نائب نے دور سے میز پہ دعا کے برابر بیٹھے باقر کو دیکھتے ہوئے برہان کے کان میں سر گوشی کی۔

"ہاں میں نے کر لی تجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے بات ہی ختم کر دی

"مجھے بھی بتاؤں کیا نوٹ کرنے کی بات کر رہے ہو" عون بھی بیچ میں کودا

"تُو نے دیکھا باقر، دعا کی ہر تکلیف پر پریشان ہو جاتا ہے"

"اچھا تو پھر؟"

"کچھ نہیں تو جا کر کھانا کھا" عون کی بات پر نائب کو آگ ہی لگ گئی

"نوٹ تو میں نے بھی بہت کچھ کیا ہے" برہان شرارت سے نائب کو دیکھا تو وہ اسے گھورتے ہوئے میز پر چلا گیا

All Rights Reserved by Novels lounge

"اب کیا نوٹ کرنے کی بات کر رہے ہو" عون نے پھر سے پوچھا

"جا بیٹا تو جا کر سو جا" برہان نے کہتے ہوئے اس سے سر پر چپت لگائی۔۔۔۔بس عون کی آنکھوں پر لگا چشمہ نیچے گر گیا

"ہائے میرا چشمہ "اس نے جلدی سے جھک کر اپنا چشمہ اٹھایا۔وہ پورا ٹوٹ چکا تھا

اللہ کا شکر ہے" باقی تینوں نے باجماعت شکر ادا کیا اور عون منہ بسور کہ بیٹھ گیا"

"باس اک اچھی خبر ہے" خان نے کہا

"کیسی خبر؟"

"وہ پانچوں سیٹھ آغا سراج کے گھر میں ہیں۔اب آج رات تک ہمیں ان کو پکڑنا ہے"

"خان میری ایک بات غور سے سنو" باس نے سنجیدگی سے کہا تو خان حیران ہوا

All Rights Reserved by Novels lounge

"جی باس بولیں"

"اگر تم انہیں زندہ پکڑ کے یہاں لا سکو تو ٹھیک ہے ورنہ۔۔۔۔۔ان سب کو جان سے مار دینا نہیں کیونکہ انکا زندہ رہنا میرے لیے خطرناک ہے انہیں میرے ٹھکانے کا پتہ چل چکا ہے اگر ان میں سے کسی نے پولیس کو منجری کر دی تو"

"تو پھر کیا کرنا ہے"

"بس مار دو انہیں۔اب مجھے انکی ضرورت نہیں ہے۔وہ زندہ رہیں تو میرے لیے مصیبت کھڑی کر دیں گے" باس کہہ کر وہاں سے چلا گیا اور خان اپنے آدمیوں کو آج رات کی تیاری کا کہنے لگا۔

____

رات ہو چکی تھی ہر سو سناٹا چھایا ہوا تھا۔ایسے میں باس کے آدمی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے آغا جی کی حویلی کی جانب بڑھ رہیں تھے۔شام میں خان نے نائب کو آغا سراج کی پوتی کے ساتھ اسی حویلی میں جاتے دیکھا تھا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اندر کس طرح جاوگے خان، یہاں تو بہت سارے گارڈز ہیں۔" باس نے ایک سائٹ پر کھڑے حویلی کا جائزہ لیتے خان سے پوچھا

"باس! ہم خاموشی سے آگے بڑھیں گے اور باری باری تمام گارڈز کو بے ہوش کر دینگے۔ پھر حویلی میں کو دیں گے"

"ٹھیک ہے یہ کام مکمل رازداری سے کرنا ہے کسی کو بھی پتہ نہ چلے کہ ہم۔۔۔" باس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے جب ہی شیدا چیختا ہوا آیا

"باس۔۔۔۔ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ آپ لوگ حویلی پر حملہ کرنے جارہے ہیں" وہ وہیں سے چیخ کر بولا تو خان نے جلدی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا اور باس نے دہل کر حویلی کے دروازے کی جانب دیکھا۔ شکر ہے کسی نے سنا نہیں۔

"ایک کام کرو تم اعلان کرا دو جا کر کہ ہم حویلی پر حملہ کرنے جارہے ہیں!!!! بے وقوف" باس نے غصے سے اسے کہا اور پھر خان کو مخاطب کیا

"اب دیر مت کرو خان اور کام شروع کر دو"

https://www.NovelsLounge.com//
All Rights Reserved by Novels lounge

"اچھا باس لیکن اگر ان میں سے کسی نے بھاگنے کی کوشش کی تو؟"

"تو انہیں مار دینا اب یہی بہتر ہے کہ ہم انہیں مار۔۔۔"

"غور سے سنو آغا سراج! ہم مافیا کے لوگ ہیں اور تمہاری حویلی پر حملہ کرنے والے ہیں۔ تم تیار رہنا" شیدا گاڑی پر چڑھا ہاتھ میں ماؤ تھ سپیکر پکڑے حویلی کی جانب رخ کیے اعلان کر رہا تھا

"اسے پکڑو خان" باس نے چیخ کر کہا لیکن کوئی فائدہ نہ تھا کیونکہ سامنے والے الرٹ ہو گئے تھے۔

"کون ہے یہ ناہنجار؟ کس کی اتنی ہوئی کہ آغا سراج کو للکارے" آغا جی ہاتھ میں بندوق لیے باہر آئے اور غضبناک آواز میں چیخے ان کے پیچھے چاروں لڑکے بھی تھے جبکہ لڑکیاں اوپر بالکونی میں کھڑی حالات جاننے کی کوشش کر رہی تھیں

"فائر" خان چیخا تو اسکے بندوں نے فائی رکھول دیا۔ دوسری طرف آغا جی کے لوگوں نے بھی فائی رنگ شروع کر دی تھی۔ اور جن کی وجہ سے یہ ہو رہا تھا وہ مزے سے

All Rights Reserved by Novels lounge

کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔ آخر اتنی اچھی لائیو ایکشن مووی دوبارہ کہاں دیکھنے کو ملتی وہ بھی بغیر ٹکٹ کے، بلکل مفت۔

"آہ۔۔۔" اچانک ہی باقر کی چیخ بلند ہوئی اور اس سے پہلے کہ وہ پیچھے کی طرف گرتا نائب نے جلدی سے اسے پکڑ لیا اور اسکے ساتھ زمین پر بیٹھتا ہی چلا گیا۔ خان کی بندوق سے نکلنے والی گولی باقر کو لگی تھی

"باقر۔۔۔۔" دعا نے اسکے بازو سے نکلتا خون دیکھ لیا تھا اس لیے وہیں سے چیخی۔ اس کے چلانے پر عون اور برہان نے پیچھے مڑ کر باقر کو دیکھا تو وہ بھی چیخ پڑیں۔ یہ سب ایک لمحے میں ہوا تھا۔ وہ دوڑتے ہوئے اسکے پاس آئے تھے۔ وہ ایک ہاتھ سے دوسرے بازو سے بہتا خون روک رہا تھا۔

"باقر۔۔۔ کیا ہوا تجھے؟ تو ٹھیک تو ہے؟" وہ دونوں اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پریشانی سے بولے تھے۔ "فکر مت کر کچھ نہیں ہوا، بس گولی چھو کر گزری ہے" باقر نے انہیں تسلی دی۔ دوسری طرف آغا جی شدید غضبناک ہو رہے تھے کہ انکی آنکھوں کے سامنے انکے مہمان کو گولی ماردی ان لوگوں نے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

رشنا اور پریشے کے لاکھ روکنے کے باوجود دعا بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی لیکن اسکی قسمت خراب تھی کہ خان نے اسے پکڑ لیا اور گن اسکی کنپٹی پر رکھ دی

"خبردار کوئی اپنی جگہ سے نہیں ہلے گا ورنہ میں اسے مار دونگا" خان کی آواز سن کر جو جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا

"دعا۔۔۔" باقر بے چینی سے اٹھ کر کھڑا ہونے لگا۔

"رک جا باقر۔۔۔ ہم دعا کو بچا لیں گے تو فکر مت کر" برہان نے باقر کو اٹھنے سے روکا اور خان کی طرف مڑا

"اسے چھوڑ دو اور جو بات کرنی ہے ہم سے کرو" برہان نے کہا

"ایسے ہی چھوڑ دوں؟ پہلے اپنے آپ کو میرے حوالے کرو ورنہ اسے جان سے مار دونگا" خان بولا۔ اسکے سر کے بلکل اوپر بالکونی میں کھڑی رشنا نے پریشے سے کسی بھاری چیز کا مطالبہ کیا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"پر تمہیں بھاری چیز کا کیا کرنا ہے؟" پریشے نے اچھنبے سے پوچھا

"تمہیں سمجھانے کا وقت نہیں ہے میرے پاس جلدی سے کچھ دو مجھے" رشنا نے کہا اور تب ہی اسکی نظر بالکونی میں رکھے گملوں کی طرف گئی۔ اس نے جلدی سے ایک چھوٹے سائز کا گملہ اٹھایا اور خان کے سر کا نشانہ لیا

"یہ تم کیا کر رہی ہو؟" پریشے اسکی حرکتوں سے پریشان ہو رہی تھی۔

"بس تم دیکھتی جاؤ"

"میں تم سب کو آخری وارننگ دیتا ہوں کہ۔۔۔" خان کہ الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ رشنا کا پھینکا ہوا گملہ اسکے سر پہ لگا تھا۔ اسکا سر ہی گھوم گیا۔ یہی وہ وقت تھا جب خان کو قابو کیا جا سکتا تھا۔ بنا وقت ضائع کیے وہ تینوں خان کی طرف بڑھے۔ عون نے اسکے ہاتھوں سے گن چھین لی اور پھر تینوں نے مل کر اسکی دھلائی شروع کر دی۔ دعا بھاگتے ہوئے باقر کے پاس آئی

"باقر۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو" اس نے فکرمندی سے پوچھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں ٹھیک ہوں دعا۔ پر تمہیں اسطرح باہر نہیں آنا چاہیے تھا"

دوسری طرف رشانے دو مزید چھوٹے گملے ہاتھ میں پکڑے اور نیچے کی جانب دوڑ پڑی۔ پیچھے پریشے حیران کھڑی اسکی بندروں والی حرکتیں دیکھ رہی تھی

"تیری ہمت کیسے ہوئی کمینے میرے دوست کو گولی مارنے کی؟" برہان غصے سے بولتا خان کو مارے جا رہا تھا۔ خان پہلے ہی سر کی چوٹ سے بے حال ہو رہا تھا اس پر وہ تینوں بھی اسے مارے جا رہے تھے۔ وہ اپنا دفاع بھی نہیں کر پا رہا تھا

"تو نے میرے دوست کو گولی ماری۔ میرے دوست کو؟ اب دیکھ ہم کیا کرتے ہیں تیرے ساتھ" عون بھی غصے سے بولتا جا رہا تھا جب انہیں باقر کے چلانے کی آواز آئی۔

"برہان پیچھے دیکھو" باقر زور سے چیخا تھا۔ برہان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو خان کا ہی ایک آدمی اس پر بندوق تانے کھڑا تھا۔ وہ گن لوڈ کر چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتا

All Rights Reserved by Novels lounge

کسی نے اسکے سر پر کھینچ کر گملا مارا۔ وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا تو برہان نے دیکھا کہ اسکے پیچھے رشنا تھی جس نے اسے مارا تھا۔

"واؤ۔۔۔نائس شوٹ" برہان نے اسے داد دی۔ اسی وقت ایک اور آدمی رشنا کی جانب بڑھا تو اس نے ہاتھ میں پکڑا دوسرا گملا اسے مار دیا اور وہ وہیں زمین بوس ہو گیا۔

"بے غیرتوں!۔۔۔شرم کرو، لڑکی سے پِٹ رہے ہو" باس نے اپنے آدمیوں کو رشنا سے مار کھاتا دیکھ کر دہائی دی

اسی وقت فضا میں چاروں جانب سے پولیس موبائل کے سائرن کی آوازیں سنائی دینے لگی۔ اور تھوڑی دیر میں پولیس کی گاڑیوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔

"خبردار کوئی بھی اپنی جگہ سے نہ ہلے" پولیس نے باس اور اسکے آدمیوں کں گرفتار کرنا شروع کر دیا۔ ان تینوں نے بھی خان کو چھوڑ دیا تاکہ پولیس انہیں پکڑ لے

"ڈیڈ۔۔۔"نائب کی نظر پولیس موبائل سے اترتے ڈی آئی جی پر پڑی تو خوشی سے چیختا ہوا ان تک گیا۔ وہ اسکے والد تھے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کیسے ہو میرے بیٹے؟" انہوں نے نائی ب کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔

پولیس تمام افراد کو گرفتار کر کے لے گئی تھی۔ اور ساتھ ہی آغا جی کے زخمی آدمیوں کو ہسپتال بھیج دیا گیا تھا۔ باقر کو ہسپتال جانے کی ضرورت نہ پڑی اسے وہیں ابتدائی طبی امداد دے دی گئی تھی۔

"آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے میرے بچوں کی خاطر اپنی جان خطرے میں ڈالی۔ میں ساری زندگی آپ کا احسان نہیں بھول پاؤنگا" نائی ب کے والد نے آغا جی سے تشکر کے ساتھ کہا

"ارے۔۔۔ شکریہ کہہ کر شرمندہ نہ کریں، یہ ہمارے گاؤں کا اصول ہے کہ ہم اپنی جان تو دیں دے گے مگر اپنے مہمانوں کو کچھ نہ ہونے دینگے" انہوں نے عاجزی سے کہا۔ گاؤں میں رہنے والے جتنے بھی پرانے خیالات کے ہوں مگر دل انکا بہت بڑا ہوتا ہے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"مگر انکل ایک بات سمجھ نہیں آئی اس آدمی کی ہم سے کیا دشمنی تھی جو وہ ہمارے پیچھے پڑا ہوا تھا؟"عون نے ڈی آئی جی سے پوچھا

"اس کا تعلق مافیا کے لوگوں سے ہے، یہ اپنے آدمیوں کے ساتھ جنگل میں چھپ کر رہتا ہے۔ تم لوگوں کو اس نے تاوان کے لیے اغوا کیا تھا۔ تمہارے اغوا کے چار گھنٹے بعد ہی ہمیں تاوان کے لیے کال آئی تھی یہاں تک کہ برہان کی دادی کو بھی کال کی تھی انہوں نے وہ بے چاری تو سن کر ہی بے ہوش ہو گئی تھی"

"کیا؟؟ کیسی ہیں دادی اب؟"برہان پریشان ہو گیا تھا۔ وہ لوگ بچپن کے دوست تھے اس لیے انکی فیملی کے بھی آپس میں تعلقات تھے۔

"وہ اب ٹھیک ہیں بیٹا چلو تم لوگ سب وین میں بیٹھو اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔" انہوں نے کہا تو سب باری باری ہائی روف میں بیٹھنے لگے جو خاص انہی کے لیے منگوائی گئی تھی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"پریشے! میں جا رہا ہوں" سب سے آنکھیں بچا کر وہ اس کے پاس آیا

"مجھے پتہ ہے۔ اللہ حافظ "لو جی اسنے بات ہی ختم کر دی۔ نری بد تمیزی

"میں دوبارہ یہاں آؤ نگا" دل نہیں بھرا تھا پہلے والی بے عزتی سے شاید

"کیوں؟" پریشے نے حیرت سے پوچھا

"ایک کام رہ گیا ہے وہ مکمل کرنا ہے" نائب نے مسکرا کر کہا مگر اسے پھر بھی کوئی فرق نہ پڑا

"اچھا! خیرت سے جائے گا خدا حافظ" اس نے کہا اور اندر چلی گئی اسکے پیچھے آغا جی بھی ان سب کو خدا حافظ کہہ کر اندر چلے گئے

"کیا بات ہے شہزادے؟ اتنا کیوں مسکرا رہے ہو؟" نائب کے ڈیڈ نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا تو پوچھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ایک خاص بات ہے مگر وہ یہاں نہیں بتاؤ گا گھر جا کر آپکی بیگم کے سامنے بتاؤ نگا"
اس نے شرارت سے کہا

"ویسے مجھے پتہ چل گیا ہے لڑکے" انہوں نے بھی شرارت سے جواب دیا تو وہ ہنس دیا

"اچھا ایک اور اہم بات کرنی ہے مجھے آپ سے اور وہ ابھی کرنی ہے" اس نے سنجیدگی
سے کہا وہ بھی سنجیدہ ہوئے

"ہاں بیٹا کہو کیا بات ہے؟" انہوں نے پوچھا تو وہ اس نے کہنا شروع کیا۔ وہ بولتا گیا اور
وہ سر ہلاتے سنتے رہیں

دوسری طرف باقی پانچوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے

"یہ دونوں باپ بیٹے کیا باتیں کر رہے ہیں؟" برہان نے بےزاری سے کہہ کر باہر
دیکھا۔ اسکے آگے والی سیٹ پر ڈرائیور کے برابر میں عون بیٹھا تھا۔ برہان کے برابر
میں رشنا بیٹھی تھی اور اسکے برابر والی سیٹ نائبب کی تھی جو خالی تھی۔ اور سب سے

All Rights Reserved by Novels lounge

پیچھے والی سیٹ پر باقر اپنے زخمی ہاتھ اور اسکے برابر دعا اپنے زخمی پیر کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"پتہ نہیں اس وقت اسے کون سی بات یاد آگ ئی جو یہیں کرنا ضروری تھی گھر جا کہ نہیں کر سکتا تھا کیا؟" باقر بھی بے زاری سے بولتے ہوئے باہر دیکھنے لگا جہاں گاڑی سے تھوڑی دور دونوں باپ بیٹے باتوں میں مصروف تھے۔ ان دونوں کی شکل بتا رہی تھی کہ گفتگو خاصی سنجیدہ نوعیت کی ہے۔

"باقر! تم زیادہ مت ہلو تمہیں ٹانکے آئے ہیں" دعا کی فکرمند آواز پر وہ سیدھا ہو کے بیٹھا جبکہ برہان نے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائی اور پیچھے مڑ کر ان دونوں زخمیوں کو دیکھا

"تم دونوں کو دیکھ کر ایک محاورہ یاد آرہا ہے۔ رب ملائی جوڑی ایک اندھا ایک کوڑی" اس نے لفظ "جوڑی" پر کچھ زیادہ ہی زور دیا تھا۔ دعا کا منہ سرخ ہو گیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوئے۔۔۔فضول بکواس نہیں کر" باقر نے غصے سے کہا لیکن اسکی شکل بتا رہی تھی کہ اسکو غصہ بلکل بھی نہیں آرہا بلکہ اسکا ہنسنے کا موڈ ہے

"ویسے دعا، جب باقر کو گولی لگی تھی تب تم کتنے زور سے چلائی تھی ناں۔۔۔واہ کیا محبت ہے" اس نے باقر کو نظر انداز کرتے ہوئے دعا کو چھیڑا۔ اور اتنی واضع بکواس پہ دعا کی آنکھیں پھیل گئی۔

"بکواس نہیں کرو برہان، وہاں سب ہی چیخے تھے بلکہ اگر اسکی جگہ تم ہوتے تو میں اس نے برہان کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا "تمہارے ل ئے بھی ایسے ہی چیختی

"اچھا سچ میں ؟" اس نے ابرو اچکا کہ پوچھا جیسے دعا کی بات پر یقین کرنا بہت مشکل ہو۔ دعا نے غصے سے منہ موڑ لیا اور باہر دیکھنے لگی جبکہ باقر اپنی مسکراہٹ دبانے کے چکر میں تھا اور برہان یہ دیکھ چکا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

"ویسے تمہیں جب گولی لگی تھی اور دعا چیختے ہوئے تمہارے پیچھے آئی تھی تو اس سیچوئیشن میں مجھے ایک شعر یاد آیا تھا اس وقت تو سنا نہیں سکا بولو تو اب سناؤ ؟" وہ اب باقر سے مخاطب تھا جبکہ دعا اسے مکمل اگنور کر رہی تھے۔

"ہاں ہاں سنا" باقر کے بجائے گاڑی میں بیٹھتے نائب نے کہا حلانکہ اسکے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ اندر کیا گفتگو چل رہی ہے مگر اس نے اس کار خیر میں اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔اسکے بیٹھتے ہی گاڑی اسٹارٹ ہو گئی اور ساتھ ہی برہان کی زبان بھی۔

"ہاں تو سنو، عرض کیا ہے۔۔۔"

"ارشاد، ارشاد۔۔۔۔" عون اور نائب ایک ساتھ بولے

وہ سر کھولے میری لاش پہ دیوانہ وار آئے

اسی کو موت کہتے ہیں یاروں تو بار بار آئے

All Rights Reserved by Novels lounge

"واہ۔۔۔۔واہ" نا چاہتے ہوئے بھی باقر کی ہنسی چھوٹ گئی۔ دعا نے اسے گھورا برہان سے زیادہ غصہ اسے باقر کے ہنسنے پر آیا تھا

"ارے۔۔۔۔بھابھی اتنے پیار سے مت دیکھے باقر کو، پہلے ہی بے چارہ زخمی ہے کہیں مر ہی نہ جائے" نائب نے تو سیدھا سیدھا بھابھی ہی کہہ دیا۔ گاڑی میں باقر سمیت سب کا قہقہہ گونجا۔

"اب تم دونوں نے کوئی بھی بکواس کی نہ تو میں تم دونوں کو گاڑی سے باہر پھینک دونگی" اس نے غصے سے دونوں کو ڈانٹا۔ ایک بدتمیز شاعری کر رہا تھا تو دوسرے بدتمیز نے بھابھی ہی بنا دیا اور تیسرا بدتمیز (باقر) بیٹھا ہنس رہا تھا۔ اچھا کیا اس نے انہیں ڈانٹ دیا ورنہ ان دونوں سے کیا بعید، قاضی بلوا کے یہیں نکاح پڑھوا دیں۔

"چلو تم دونوں اب اپنی بکواس بند کر کے آگے مڑو اور دوبارہ مت تنگ کرنا اسے" باقر نے غصے سے لال پیلی ہوتی دعا کو دیکھا اور ان دونوں بندروں کو ڈانٹا

All Rights Reserved by Novels lounge

"اوکے باس!!!ویسے دل میں تو آپکے لڈو پھوٹ رہے ہیں لیکن پھر بھی جو آپکا حکم" مڑتے مڑتے بھی اس نے بکواس کر ہی دی۔

"اس کو کیا ہوا ہے؟"نائب نے کافی دیر سے خاموش بیٹھے عون کو دیکھ کر پوچھا

"اسکی محبوبہ مر گئی ہے۔میرا مطلب اسکا چشمہ ٹوٹ گیا ہے اس لیے یہ سوگ میں ہے"برہان کو بکواس کرنے کے لیے ایک اور موضوع مل گیا تھا۔عون نے بس اسے گھورنے پر اکتفا کیا۔گاڑی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی،نائب اور برہان عون کی ٹانگیں کھینچنے میں مصروف تھے باقی سب انکی باتوں پر محفوظ ہو رہے تھے۔ سبھی کو گھر جانے کی خوشی تھی سوائے رشنا کے جسے آگے کی فکر کھل کر مسکرانے بھی نہ دے رہی تھی۔

یہ کراچی کا جناح ایرپورٹ تھا جہاں وہ لوگ ابھی ابھی پہنچے تھے۔جہاں تقریباً سبھی کے گھر والے موجود تھے۔باقر اور عون کے والدین،نائب کی والدہ اور چھوٹا بھائی،

All Rights Reserved by Novels lounge

اور برہان کی دادی بھی حلانکہ ڈاکٹر نے انہیں منع کیا تھا چلنے پھرنے سے لیکن پوتے کی محبت میں وہ بھی وہاں پہنچ گئی تھیں۔ ان سب میں اگر کوئی اکیلا کھڑا تھا تو وہ رشنا تھی جو ایک کونے میں تنہا کھڑی حسرت سے دعا کو دیکھ رہی تھی جسکے والد اور بڑا بھائی اس سے گلے مل رہے تھے۔ کتنی خوش نصیب تھی نہ وہ!

وہ ایرپورٹ کی عمارت سے باہر آ گئی اور اپنے لیے ٹیکسی ڈھونڈنے لگی اگر وہ زیادہ دیر ان لوگوں کے درمیان کھڑی رہتی تو اپنی کم نصیبی پر رو دیتی۔ ابھی اسے گھر جا کر چاچا کہ پیروں میں پڑنا تھا۔ پتا نہیں وہ اسکے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ اس نے سوچتے ہوئے پاس سے گزرتی ایک ٹیکسی روکی اور اسے ایڈریس سمجھانے لگی۔ تب ہی اسے اپنے پیچھے کسی کی آواز آئی۔

"رک جاؤ رشنا"

ایک سال بعد

All Rights Reserved by Novels lounge

یہ منظر ہے آغا سراج کی حویلی کا، جہاں انکی راج دلاری پوتی کی آج رخصتی ہے۔ پورا گاؤں اس شادی میں مدعو ہے، حویلی کو برقی قمقموں سے سجایا گیا ہے۔ ہر طرف خوشی کے ساتھ ساتھ ایک افرا تفری مچی ہوئی ہے جیسا کہ شادی والے گھروں میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

"بارات آگئی،۔۔بارات آگئی۔۔۔۔۔" ارے آپ یہاں کھڑے ہوئے کیا کر رہے ہیں؟ چلیئے میرے ساتھ اور بارات کا استقبال کیجیئے۔ وہ دیکھے سامنے سے کون آرہا ہے بلیک شیروانی اور میرون کلاہ پہنے یہ کون ہے؟

ارے یہ تو دلہا ہے۔ اس سے تو بعد میں تعارف حاصل کرینگے پہلے زرا دلہے کے ساتھ آنے والے باراتیوں سے تو مل لیں!!

یہ جو دلہے کی بائیں جانب اورنج میکسی میں ملبوس ہیں، دلہے کی پیارے سی بہن رشنا ہے جسکی ابھی سے دوماہ قبل ہی شادی ہوئی ہے۔ رشنا کے برابر میں ہیں اسکے ہزبینڈ اور دلہے کے بہنوئی کم دوست زیادہ برہان۔ یقیناً آپ حیران ہو رہے ہونگے کے یہ

All Rights Reserved by Novels lounge

سب کیسے ہوا؟ تو اسکے لیے آپ کو تھوڑی دیر کے لئے فلیش بیک میں جانا ہو گا، زیادہ دور نہیں بس ایک سال پیچھے، اسی حویلی میں جہاں ابھی ابھی بارات آرہی ہے۔

ایک سال قبل جب نائب آغاجی کے حویلی سے کھیتوں کی سیر کو جانے کے لیے نکل رہا تھا تب ہی اسکی نظر بالکونی میں کھڑے برہان اور رشنا پر پڑ گئی۔ وہ رو رہی تھی اور اپنے اوپر بیتنے والے ستم کی داستان سنا رہی تھی۔ اسے اور برہان کو خبر ہی نہ تھی کہ پیچھے نائب بھی کھڑا ہوا ہے اور انکی سارے باتیں سن رہا ہے۔ اسی وقت نائب نے ایک فیصلہ کیا تھا، اور جس رات وہ سب گھر واپس جا رہے تھے اسی رات اس نے اپنے ڈیڈ کو رشنا کے بارے میں سب کچھ بتایا

"تو پھر اب تم کیا چاہتے ہو؟" ساری بات سننے کے بات انہوں نے اس سے پوچھا

"میں چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلے۔ ڈیڈ اس نے مجھے بھائی کہا ہے اور کوئی بھائی یہ نہیں چاہے گا کہ اسکی بہن دربدر کی ٹھوکریں کھائے" اس نے سنجیدگی سے کہا تو انہیں اپنے بیٹے پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"جیساتم کہوے بیٹا بلکل ویسا ہی ہو گا"

" تھینکس ڈیڈ" وہ خوشی سے انکے گلے لگ گیا اور پھر گاری میں آ بیٹھا۔ پیچھے والی گاڑی میں بیٹھے اپنی بیگم کو تمام بات بتا رہے تھے اور وہ ایسے رو رہیں تھی جیسے رشنا انکی اپنی بیٹی ہو اور اس پہ بیتنے والا ظلم انہیں اپنے اوپر محسوس ہو رہا ہو۔

ایر پورٹ پر جب سب اپنوں سے مل رہیں تھے تب وہ حسرت سے دعا کی فیملی کو دیکھ رہی تھی۔ نائب جانتا تھا کہ برہان اسے ایک بار تو اپنے ساتھ چلنے کو کہے گا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ رشنا منع کر دے گی، ظاہر ہے اسکا برہان کے ساتھ جانے کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا تھا۔ وہ کس حق سے اسکے ساتھ جاتی؟ لیکن نائب تو اسے ساتھ چلنے کو کہہ سکتا تھا ناں!!!

"رک جاؤ رشنا" جب وہ ائیرپورٹ سے باہر نکل کر ٹیکسی روک رہی تھی تڈ اسے اپنے پیچھے کسی کی آواز سنائی دی، اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ نائب تھا۔ وہ اسی کے پاس آرہا تھا، رشنا کو حیرت ہوئی۔

All Rights Reserved by Novels lounge

"کہاں جا رہی ہو تم؟" اس نے پوچھا

"اپنے گھر"

"اچھا تو تم اپنے گھر جا رہی ہو؟ تو پھر تمہارے چہرے پر خوشی کیوں نہیں ہے" نائب کے سوال پر وہ گڑبڑا گئی۔

"وہ تھکن کی وجہ سے شاید" اس نے بہانہ بنایا

"گھر جانے اور اپنوں سے ملنے کی خوشی انسان پر سے ساری تھکن اتار دیتی ہے۔ تم سچ سچ کیوں نہیں بتاتی رشنا کہ وہ تمہارا گھر نہیں ہے اور نہ ہی تمہیں گھر جانے کی خوشی ہے" ہے وہ حیرت سے اسکا منہ دیکھنے لگی

"مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے رشنا"

"ٹھیک ہے نہیں ہے وہ میرا گھر لیکن کم از کم میرے سر پر چھت تو ہے"

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ چھت اب بھی تمہارے سر پر سلامت ہے؟ کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ تمہیں اتنے گھر میں رکھیں گے" وہ خاموش ہو گئی اس سوال کا کوئی جواب نہ تھا اسکے پاس۔ باقی سب بھی وہیں آگ ئے تھے اور دم سادھے ان دونوں کی گفتگو سن رہیں تھے

"میں نے تمہیں بہن کہا ہے نہ تو اب تم میری ذمہ داری ہو اور میں کبھی بھی اپنی بہن کو کسی کے آگے جھکنے نہیں دونگا" اس نے کہتے ہوئے رشنا کے سر پر ہاتھ رکھ دیا

"مم۔۔۔ مگر" وہ کچھ کہنا چاہتی تھی جب نائب کے والدین نے آکے اسکی بات کاٹ دی "اگر مگر کچھ نہیں بیٹا، تم نائب کی بہن ہو تو ہماری بیٹی ہو، ہو اور ماں باپ سے بحث نہیں کرتے"

اور پھر اسطرح رشنا انکے ساتھ انہی کے گھر رہنے لگی، ان لوگوں نے اسے اتنی محبت اور اور اتنی اپنائیت دی کے اسے محسوس ہی نہیں ہوا کہ وہ انکی کچھ نہیں لگتی ہے۔
نائب کا چھوٹا بھائی ثاقب ہر وقت روشی آپی، روشی آپی کر کے اسکے پیچھے پھرتا رہتا تھا اسے دیکھ کر رشنا کو اپنا بھائی یاد آجاتا تھا۔ نائب کی امی کو تو ویسے ہی بہت خواہش تھی

All Rights Reserved by Novels lounge

کہ انکی بھی ایک بیٹی ہو رشنا کی صورت میں انہیں پلی پلائی بیٹی مل گئی تھی۔نائب تو اپنے کاموں میں مصروف رہتا تھا لیکن ہر ویک اینڈ پر وہ اسے اور دعا کو آئس کریم کھلانے ضرور لے جاتا تھا

کبھی کبھی رشنا حیران ہوتی کہ جو اسکے اپنے تھے انہوں نے پلٹ کے اسکی خبر بھی نہ لی اور جو اسکے کچھ نہ لگتے تھے وہ اسکے اتنے اپنے بن گئے تھے کہ اسے لگنے لگا تھا کہ وہ وہیں پیدا ہوئی ہے

ایسی ہی ایک شام برہان کی دادی اسکا ہاتھ مانگنے آئیں،سب ہی برہان کو یہ رشتہ پسند آیا،ایسے وقت میں نائب نے ایک اچھے بڑے بھائی کا کردار ادا کرتے ہوئے انکار کر دیا

کیا؟؟؟۔۔۔انکار کر دیا؟۔۔۔!!!

جی ہاں اس نے انکار کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ

All Rights Reserved by Novels lounge

"میں اپنی شہزادیوں جیسی بہن کی شادی اس خبیث انسان سے نہیں ہونے دونگا" رشنا نے اس بات پر بلکل بھی برا نہیں منایا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ نائب مذاق کر رہا ہے۔ البتہ باقر، عون، اور برہان نے اسکی خوب دھلائی کی اور تب تک اسے دھویا کہ جب تک اس "ناں، ہاں" میں نہیں بدلی۔ خیر دوستوں میں اتنا مذاق تو چلتا ہے۔یوں رشنا کی شادی برہان سے ہوگئی اور وہ اپنے گھر کی ہوگئی۔

اب واپس دلہے میاں کے پاس آتے ہیں اور ذرا دیکھتے ہیں کہ انکی دائیں طرف کون ہے؟ انکی دائیں طرف موجود ہیں باقر ہمراہ اپنی منگیتر دعا صدیقی کے۔ برہان کے ولیمے کے دو دن بعد انکی منگنی ہوئی تھی شادی دعا کی پڑھائی کے مکمل ہونے کے بعد ہے۔

اور یہ دلہے کے پیچھے کون ہے؟ اچھا۔۔۔اچھا۔۔۔یہ چشمش تو دلہے کا سب سے بے وقوف دوست عون ہے۔ اس نے جو یہ نیا چشمہ لیا ہے اسکی بھی ایک لمبی داستان ہے لیکن ہم آپکو ذرا مختصر کر کے سنا دیتے ہیں۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ عون ایک چشموں کی دوکان گیا ان سے لیٹسٹ سٹائل کا چشمہ مانگا لیکن اسے پسند نہ آیا پھر اس نے ایک

All Rights Reserved by Novels lounge

اور چشمہ نکلوایا، وہ بھی اسے پسند نہ آیا تو اس نے ایک اور نکلوایا پھر ایک اور، پھر ایسے کرتے کرتے اس نے سارے چشمے نکلوا لیے لیکن اسے کوئی بھی پسند نہ آیا۔ پھر اس نے دوسری دکان کا رخ کیا اور وہاں بھی یہیں حرکت کی اور بنا کوئی چشمہ لیے واپس آگیا۔ ایسے کر کے اس نے شہر کی ساری دوکانیں چھان ماری یہاں تک کہ دوکان والے بھی اسے پہچان گئے، اب اگر انہیں دور سے بھی عون آتا دکھائی دیتا تو وہ اپنی دوکان پر "دوکان بند ہے" کا نوٹس لگا لیتے کے کہیں یہ بندہ انکی دوکان میں ہی نہ آجائے ،اور پھر یوں اسے ایک نیا چشمہ مل ہی گیا۔

اور نائب کی آج شادی ہے۔ زندگی میں بہت سے لوگ ہمیں یوں ہی ملتے ہیں کیونکہ انکا ملنا تقدیر نے ایسے ہی لکھا ہوتا ہے

ارے آپ کہاں چلے؟ ابھی کہانی کا دی اینڈ نہیں ہوا۔ پہلے ذرا آپ مظفر آباد کی جیل تو چل ئے۔ ارے۔۔ ارے۔۔ ڈرے مت آپ کو قید نہیں کرنا۔ بس کسی کو ملونا ہے آپ سے۔

All Rights Reserved by Novels lounge

تو چلیے پہلے قیدی نمبر 712 سے ملتے ہیں جو اس وقت گاڑے اور مٹی سے دیوار کی اینٹیں جوڑنے میں مصروف ہیں۔ اسکا نام ہے ہمت خان جسے عرف عام میں خان کے نام سے جانا جاتا ہے، اب یہ 712 کے نام سے پکارتے ہیں

یہ کیا ہو رہا ہے؟ وہاں پر انتارش کیوں ہے؟ چلے پھر چل کر دیکھتے ہیں

اوہ۔۔۔ تو یہاں پر قیدی نمبر 713 کی پٹائی ہو رہی ہے۔ اسکا قصہ کچھ یوں ہے کہ جیل حکام نے اسے قیدیوں کے لیے کھانا اور چائے بنانے کا کام دیا تھا، اس نے چائے میں ہلدی مرچ اور کھانے میں چینی اور دودھ ملا دیا۔ بس پھر کیا تھا حوالداروں نے اسکی خوب دھلائی کی اور اسے ایک نیا کام دیا ہارپک سے باتھ روم دھونے کا اور پھینائل سے پونچھا لگانے کا اسنے ہارپک سے پونچھا لگایا اور پھینائل سے باتھ روم دھو دیے اور پھر حوالداروں نے اسے اتنا دھویا کہ سارے مظفر آباد میں اسکی چیخیں سنائی دیتی تھی پھر اس واقعے کے بعد اسے ایک نیا نیا کام سونپا گیا، بیرک کے تمام قیدیوں کی چیزیں سمیٹنے کا پھر جس دن اس نے یہ کام شروع کیا تو اس دن کچھ ایسی آوازیں سنائی دیں

پہلا قیدی: میرا تولیا کہاں ہے؟

All Rights Reserved by Novels lounge

دوسرا قیدی: ارے میرا تکیہ کس کے پاس ہے؟

تیسرا قیدی: یہ کس کا تولیہ ہے؟

بس پھر کیا تھا جس جس کا سامان غائب تھا اسنے مل کر اسکی ٹھکائی کی۔ اور یہ سلسلہ چل نکلا۔ میرا خیال سے آپ کو اس کا نام بتانے کی ضرورت نہیں ہے

اب ذرا دھوبی گھاٹ کی طرف تو چل ئے۔ ارے نہیں بھ ئی آپ سے کپڑے نہیں دھلوانے بلکہ قیدی نمبر 714 سے ملوانا ہے۔ تو یہ جو پٹخ پٹخ کر کپڑے دھو رہا ہے ناں اسکا نام ہے داد بخش

کیا کہا؟ کون داد بخش؟

داد بخش عرف باس جو اس وقت کپڑے دھو تا ہو اس وقت کو کوس رہا ہے جب اس نے اپنی پارٹی میں شیدے کو رکھا تھا

All Rights Reserved by Novels lounge

عون فل اسپیڈ میں گاڑی چلا رہا تھا۔ کیونکہ اسے باقر کے ولیمے میں پہنچنا تھا اسکے باقی دوست تو گھر بار والے ہو چکے تھے بس ایک وہی رہ گیا تھا

ہال کے دروازے کے پاس وہ گاڑی روکنے ہی والا تھا جب دروازے سے نکلنے والی لڑکی اسکی گاڑی سے ٹکرائی اور زمین پر بیٹھ گئی

"میمونہ تم۔۔۔۔ یہاں کیا کر رہی ہو؟"عون نے اسے پہچانتے ہوئے پوچھا

"میرے بھائی کی شادی ہے میں نہیں آؤ نگی تو کیا تم آوگے؟"جی ہاں یہ ہے باقر محمد شاہ کی چھوٹی بہن میمونہ شاہ جس سے عون بچپن سے ہی چڑتا ہے کیونکہ وہ انتہائی بے وقوف ہے۔

بچپن کبھی کوئی اسکا لنچ کھا جاتا تو کوئی اسکا جیومیٹری باکس چوری کر لیتا پھر وہ روتی ہوئی باقر کے پاس پائی جاتی

"باقر بھائی۔۔۔۔۔ باقر بھائی۔۔۔۔۔ فلاں نے مجھے بیوقوف بنا دیا" لنچ بریک میں سب کھیل رہے ہوتے اور باقر اسے لنچ کرا رہا ہوتا۔

All Rights Reserved by Novels lounge

یونیورسٹی میں بھی وہ باقر کے پاس روتے ہوئے پائی جاتی

"باقر بھائی میں نے فلاں لڑکی سے ڈیپارٹمینٹ کا راستہ پوچھا تو اس نے مجھے ایسا راستہ بتایا کہ میں یونی سے ہی باہر پہنچ گئی"

"باقر بھائی نوٹس فوٹو کاپی کرادیں"

"باقر بھائی اسائنمینٹ جمع کرادیں" کرادیں وغیرہ وغیرہ

"آنکھوں پر اتنا بڑا چشمہ لگا ہے پھر بھی دیکھ کر گاڑی نہیں چلا سکتے" وہ اٹھنے کے بجائے وہی سڑک پر بیٹھے بیٹھے اس پر چلا رہی تھی۔اور آس پاس سے گزرتے لوگ رک رک کر دیکھ رہیں تھے۔اور یہی چیز عون کو غصہ دلا رہی تھی۔

"چشمہ تو تم نے بھی لگایا ہوا ہے تمہیں بھی نہیں نظر نہیں آرہا تھا کیا؟" اس نے سختی سے پوچھا تو وہ رونے لگی

All Rights Reserved by Novels lounge

"تم۔۔۔ تم نے مجھے ڈانٹا میں باقر بھائی کو بتاونگی پھر وہ تمہیں کان پکڑ کہ تم سے سوری بلوائے گے"

"ٹھیک ہے بتا دینا اپنے باقر بھائی کو چاہے تو مجھے مار بھی پڑوا دینا لیکن یہاں سے تو اٹھ جاؤ لوگ دیکھ رہے ہیں"عون کے کہنے پہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"میں ابھی جا کہ باقر بھائی کو تمہاری شکایت کرتی ہوں۔۔۔ ہنہ" جاتے جاتے بھی وہ اسے دھمکانا نہیں بھولی۔ عون مسکراتا ہوا ہال کی جانب چل پڑا جہاں ابھی اس نے باقر بھائی سے ڈانٹ بھی کھانی تھی اور کان پکڑ کر میمونہ کو سوری بھی بولنا تھا۔

ختم شد!

All Rights Reserved by Novels lounge